رجسٹرڈ ایل نمبر

ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجالانیوالا اکیلا اخبار

یہدی اللہ لنورہ من یشاء

نور

ایڈیٹر ۔ ایس محمد یوسف

جلد ۱۸

۱۶ اپریل ۱۹۲۷ء

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے تین روپے (عہ)
" ششماہی " ایک روپیہ بارہ آنہ (عہ)
" سالانہ سرپرستوں سے سات روپے (عہ)
" امراء سے پانچ روپیہ (صہ)
" ممالک غیر سے ۔ شلنگ

مقاصد

۱۔ اسلام ... دیگر مذاہب ...
۲۔ سکھوں ... اسلام کے اہم فر...
۳۔ دیگر مذا... جواب دینا
۴۔ راگی ... مضبوط و مستحکم کرنا

KHILAFAT LIBRARY

زنبیل

اسی اخبار میں آپ جناب سردار جیون سنگھ صاحب کا مضمون ملاحظہ فرمائیں گے۔ یہ مضمون جس معقولیت اور صاف گوئی سے لکھا گیا ہے ... اپنی نظیر آپ ہی ہے مجھے ذاتی طور پر اس کا علم ہے۔ کہ اور بھی بہت سے معقول پسند سکھ صاحبان جنہیں نور کے مطالعہ کا اتفاق ہوتا رہتا ہے۔ وہ بھی شری گورو نانک دیوجی مہاراج کے متعلق اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ اور پہنچ رہے ہیں کہ جس نتیجہ پر جناب سردار جیون سنگھ صاحب کا ذہن رسا پہنچا ہے۔ چند سالوں کی بات ہے۔ کہ مجھے سکھ مذہب کے ایک بہت زبردست عالم و فاضل ایم۔ اے سے پرائیوٹ گفتگو کرنے کا اتفاق ہوا۔ اور انہوں نے اپنی زبان سے یہ فرمایا۔ کہ اس امر کا تو اعتراف ہی کرنا پڑیگا کہ کم از کم شری گورو نانک دیوجی مہاراج مسلمان ہو کر حج کعبہ کے لئے تشریف لے گئے گویا سکھوں کا معقول پسند گروہ آہستہ آہستہ اس طرف آرہا ہے کہ شری گورو نانک دیوجی مہاراج کو اسلام کے ساتھ کوئی خاص لگاؤ تھا۔ کسی مذہب کے معقول پسند گروہ کی ذہنیت کا کسی خاص طرف منتقل ہو جانا بذات خود یہ ایک بڑی کامیابی ہے۔ اور یہ سب

اس حالت میں ہو رہا ہے۔ جبکہ قوم نے بحیثیت مجموعی نور کی طرف خاص توجہ کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی ہاں اللہ جزائے خیر دے۔ جناب مکرم و معظم میر سعادت علی صاحب کو جن کے ایثار سے نور سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرائض کو بجالا رہا ہے۔ ورنہ اس کس مپرسی کی حالت کا نور کہاں تک مقابلہ کرسکتا تھا۔ اگر قوم مجموعی حیثیت سے توجہ کرے۔ اور اپنی گرہ سے چندہ ادا کرکے نور کو سکھوں کے نام کثرت سے جاری کرادے اور پھر مزید برآں اسلام کی فتح و نصرت کے لئے اپنے ایثار اور فرض شناسی کا ثبوت دے کر قوم ایسے سامان پیدا کردے۔ کہ نور کا ایڈیشن گورمکھی میں شائع ہوسکے۔ تو پھر خدا کے فضل سے قوم بہت جلد اپنی آنکھوں دیکھ لے گی کہ نور سکھوں جیسی بہادر اور شجاع قوم پر کیا اثر ڈال سکتا ہے خدا کرے قوم اس ضروری فرض کی طرف جلد سے جلد راغب ہوسکے۔

جناب سردار

پرومن سنگھ صاحب ایم۔ اے علاقہ پاک پٹن سے لکھتے ہیں

کہ آپ اپنا اخبار کچھ عرصہ کے لئے میرے نام جاری کردیں۔ کیونکہ آپ کی تعلیم بہت اچھی معلوم ہوتی ہے"۔ نور کے فنڈ میں تو گنجائش نہیں ہے

تبلیغ اسلام کے لئے اپنے پہلو میں درد مند دل رکھنے والے کوئی صاحب توجہ کریں"۔

غیر ممالک کے خریدار توجہ فرماویں

غیر ممالک کے جن خریداروں کا سال ختم ہے۔ براہ کرم وہ بہت جلد اپنی اپنی قیمتیں بھیجکر مشکور فرماویں۔ امید ہے کہ دوبارہ یاددہانی کی ضرورت نہ پڑے گی۔

مقامی خریدار توجہ فرماویں

مقامی خریدار ادائیگی چندہ کے لئے جلد توجہ فرماویں۔ اگر ۳ مئی تک آپ دوستوں کا چندہ وصول نہ ہوا۔ تو اس کے بعد پھر مجبوراً نور آپ کے نام بند کردیا جائیگا۔

قادیان

میں عمدہ باموقع وسیع دو منزلہ ہوادار مکان کے خواہشمند مینیجر نور سے جلد خط وکتابت کریں پہلی درخواستوں کو ترجیح دیجائے گی۔

تبلیغی توپخانہ صرف چھ روپیہ میں

یہ کون نہیں جانتا کہ نور کے پرانے فائل سکھوں اور آریوں میں تبلیغی مضامین کے لحاظ سے اپنی نظیر آپ ہیں۔ ایک ایک مضمون ہزاروں صفحوں پر دیدہ ریزی کا نتیجہ ہے فائل ۲ تا ۷ و ۱۱ و ۱۹ تا ۱۴ و ۱۹ جن کی مجموعی قیمت بارہ روپے ہے۔ مگر اب صرف چھ روپے۔ صرف چند فائل باقی ہیں پھر یہ موقع نہیں ملیگا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

شری گورونانک دیو جی

KHILAFAT LIBRARY

اور اسلام

(از قلم جناب سردار جیون سنگھ صاحب لٹی ہندو باغ)

کسی بزرگ کے طریق شعار کی جانچ پڑتال کے لئے اس کا کلام ہی ایک صحیح معیار ہے۔ یعنی جس مذہب کے متعلق اس کی دلچسپی یا رجحان زیادہ پایا جاوے۔ تو بادی النظر میں ہی نہیں بلکہ یقینی طور پر اس کو اسی مذہب کا نسبتاً مداح و معترف تصور کرنے میں کسی فرد بشر کو تامل نہیں ہوتا۔ بہت عرصہ سے میں اسلامی (بالخصوص احمدی) اخبار اور رسالوں میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ گورونانک دیو جی کے بارہ میں وہ پمفلٹ طبع کرا کر اور مستند حوالے دے کر بیانگ دہل کہتے ہیں۔ کہ ممدوح الوصف، نہ صرف اسلام کے نزدیک تھے۔ بلکہ خالص اور صریح مسلمان تھے س قسم کے باتیں جب ایک محقق کی نگاہوں سے گذرتی یں۔ تو قدرتاً اس کے دل میں ایک قسم کا لرزہ آجانا یقینی ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے مذہب پر نظر عمیق ڈالنے مجبور ہوتا ہے۔ چنانچہ میں اکثر اسی خیال میں کبھی ہی مستغرق ہو جایا کرتا ہوں۔ کہ آیا اسلامی اخبارات ر رسالے جو جو حوالے دیتے ہیں۔ اور جو جو مضامین س بات کی تائید میں۔ وہ حوالہ قلم کرتے ہیں۔ ان ں اصلیت کہاں تک ہے۔

اس لئے میں اس قسم کے حوالے اصل گرنتھوں ے دیکھا کرتا ہوں۔ جو اکثر درست نکلتے ہیں۔ ہاں کہیں یں من مانا حاشیہ چڑھا کر ان کو اپنے رنگ میں رنگ لینے کوشش بھی کی جاتی ہے۔ چونکہ میں کوئی گیانی ر بھی عالم نہیں ہوں۔ اس لئے اس قسم کی شبدوں شرح کرنے سے تو قاصر ہوں۔ اور اگر کسی دوسرے ہلیس و ہم مذہب سے دریافت کیا جاتا ہے۔ تو وہ ب ٹائیں ٹائیں فش۔ اپنی تنگ خیالی کی وجہ سے ناک ں چڑھانے پر ہی اکتفا کرتا ہے۔ شرح کر کے کسی ی کو سمجھا دینا تو کارے دارد والا معاملہ ہے

اس لئے مجھے مجبوراً دم بخود ہونا پڑتا ہے۔ اور ایسے لوگوں کی تنگ ظرفی پر رونا آتا ہے۔ جو خود تو کوئی تسلی بخش جواب دینے کے ناقابل ہوں۔ اور الٹا اپنی کمزوری کے باعث ناحق کسی کو کوسنا شروع کر دیں میرے نزدیک یہ فعل انسانیت سے بہت گرا ہوا ہے میں تو یہ کہوں گا۔ کہ جتنی جائز مخالفت کسی کے مذہب کے بارے میں دیگر مذاہب کرتے ہیں۔ وہ ہر ایک کو ٹھنڈے دل سے سن کر اس کی جانچ پڑتال کرنی چاہیئے۔ اور اس پر غور کرنا چاہیئے۔ اور اگر ہو سکے تو وزندار تردید مہیا کرنے کا سامان پیدا کرنا چاہیئے نہ کہ ناحق سانپ کی طرح پیچ و تاب کھایا جائے۔

یہ مانی ہوئی بات ہے۔ کہ جائز حدود کے اندر اختلاف آرا کسی صحیح نتیجہ پر پہنچنے کا ذریعہ ہوتا ہے تو اس سے حتی الوسع کوئی فائدہ اٹھانا انسان کے لئے واجبی ہے۔ نہ کہ چیں بہ جبیں ہونا۔

اسی سلسلہ میں میں آج دو شبد وسیع قلب سکھوں کی سیوا میں پیش کرتا ہوں۔ کہ وہ ان پر غور فرماویں اور بتلاویں کہ ان دو شبدوں سے جو نتیجہ اخذ کیا گیا ہے۔ وہ کہاں تک درست ہے۔

(۱) سکھوں کے نزدیک دوزخ کوئی چیز نہیں ہے مگر گورونانک دیو جی اپنے نصیحت نامہ (تلنگ محلہ پہلا) میں بہت سی پند و نصائح کے اخیر پر فرماتے ہیں۔ کہ

توبہ کرو بہت کیجیے نہ زور
دوزخ کی آتش جلاویگی گور (قبر)

ترجمہ۔ اپنے گناہوں سے توبہ کرو۔ اور کسی پر جبر و تعدی نہ کرو۔ ورنہ خوب یاد رکھو کہ دوزخ کی آگ نہ صرف تم کو بلکہ تمہاری قبر تک جلا کر خاکستر کر دیگی؟

کیا! اس شبد کے پڑھنے سے ایک سادہ لوح فراخ دل شخص کے دل میں یہ خیال آنا ممکن نہیں ہے۔ کہ گورو جی کا خطاب یا تعرض صرف مسلمانوں کے ساتھ تھا۔ یا وہ اگر ساری دنیا کے لئے مشترکہ پیغام دے رہے تھے (جیسا کہ سکھ تسلیم کرتے ہیں) تو پھر انہوں نے اپنے کلام میں دوزخ کی آگ کا قبر کے ساتھ کیوں مخصوص کر دیا۔ کیا ساری دنیا والے قبرستان میں سوتے ہیں۔ جواب میں صرف تھوڑا سا دائیں بائیں سر ہلا دینا کافی ہے۔ ....

شاید ان کے خیال میں ہندوؤں کو اس لئے خطاب نہیں کیا گیا۔ کہ وہ مرنے کے بعد فوراً جلا دیئے جاتے ہیں۔ اور مسلمانوں کی لاشیں قبر میں پڑی ہوتی ہیں وغیرہ مگر بادی النظر میں اس کا مطلب صاف یہی اخذ ہو سکتا ہے۔ کہ کسی خاص وجہ سے قبر کو انہوں نے ترجیح دی ہے مرگھٹ والوں کو قصداً انہوں نے خطاب نہیں کیا اور نظر انداز کر دیا ہے۔ اور دوزخ کی آگ کو انہوں نے تسلیم کر لیا ہے۔

ہاں! کوئی سکھ عالم ہی اس پر مزید روشنی ڈال سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ میرے خیال و ترجمہ غلط ہو

(۲) گورو گرنتھ صاحب کے صفحہ نمبر ۳۱۹ و ۳۲۰۔ (شلوک محلہ پہلا) میں گورو جی کا فرمان ہے۔ کہ

آٹھے پہر بھوندا پھرے کھاون سندڑے سول

آٹھوں پہر۔ مارا مارا پھرتا ہے۔ کھانے واسطے۔ سخت پیٹ درد

دوزخ پوندا کیوں رہے جا چت نہ ہوا سُتو

پڑا جبکہ دل محمدؐ

کیا! اس شبد کا ترجمہ جب تک کوئی عالم و فاضل سکھ اس کی تشریح کر کے کسی اور طریق پر نہ بتلاوے ایک سادہ لوح صرف ظاہری الفاظ کو مدنظر رکھ کر یوں نہ کرے گا.

ترجمہ۔ "آٹھوں پہر مارا مارا پھرتا ہے۔ جس طرح کسے سخت پیٹ درد والے کو۔ .... ایک جگہ صبر و قرار نہیں آتا۔ اور دوزخ میں کیوں پڑا رہیگا جبکہ اس کے دل میں رسول کا نام نہ ہوگا"

گویا دوسرے مصرع کا آخری فقرہ جواب ہے یہ تو ہوا لفظی ترجمہ۔ اس شبد میں جو لفظ رسول ہے۔ میں تو اس کا اطلاق حضرت محمد صلعم ہی کی ذات پر کرتا ہوں۔ کیونکہ سکھوں کی اصطلاح میں رسول لفظ کے کوئی دوسرے معنی نہیں ہو سکتے ہیں۔ اندریں

حالات انصاف کی عینک لگا کر بہ نظر تعمق دیکھا جائے۔ تو بھی دکھائی دیتا ہے۔ کہ اس شبد میں گورو مہاراج نے صاف بتلا دیا ہے۔ کہ

جس شخص کے دل میں حضرت محمد صلعم کے نام کی عزت ہو گی۔ وہ نہ تو سخت پیٹ درد یعنی سول پنجابی میں سخت پیٹ درد کو سول کہتے ہیں۔ والے کی طرح آٹھوں پہر مارا مارا پھریگا۔ اور نہ ہی دوزخ میں پڑا جلے گا۔ اور بس

اگر گورو مہاراج کو حضرت محمد صلعم سے کوئی عقیدت یا شردھا نہ ہوتی۔ تو اس قسم کا جامع پیغام کیوں دیا جاتا۔ اب ذرا خیال کرنا چاہیئے۔ کہ اس قسم کا مستند کلام جبکہ اس کی لفظی و معنوی شرح کر کے کسی اور طرح پر جنبدی کو نہ بتلایا جاوے۔ ایک وسیع قلب اور بے تعصب آدمی کے واسطے کیا نتیجہ پیدا کر سکتا ہے۔ اگرچہ میرے یہ چند الفاظ اکثروں کے نزدیک ایک مضحکہ خیز ہوں گے اور محض تضیع اوقات ہی سمجھے جاویں گے۔ مگر میں اپنی ضمیر کے آواز سے کبھی کبھی متاثر ہو کر چند حروف حوالہ قلم کرنے پر آمادہ ہو ہی جاتا ہوں۔ ورنہ اور کوئی خاص مطلب و مدعا نہیں ہے۔

خیال ہر کس بقدر ہمت اوست

KHILAFAT LIBRARY

شذرات

ایک سکھ کے تین سوالوں کا جواب

(۱) کیا گورو نانک دیوجی نے کہیں یہ فرمایا ہے کہ سوائے اسلام کے دوسرے مذاہب ٹھیک نہیں؟

(۲) کیا گورو نانک دیوجی جن کی پاک بانی آدگرنتھ میں موجود ہے۔ مسلمان اور حامی اسلام تھے؟

(۳) حضرت محمد صاحب کی صداقت کا کیا ثبوت ہے۔ کیا حضرت محمد کی اطاعت کے بغیر نجات ہو سکتی ہے

پہلے سوال کا جواب ہاں گرو صاحب موصوف آدگرنتھ صاحب چھوٹا سائز کے صفحہ ۱۳۱ پر فرماتے ہیں۔

ہوئے مسلم دین مہانے
مرن جیون کا بھرم چکانے

اے سرگردان تو مسلمان ہو جا جس کے نتیجہ میں تو تناسخ کے وہم سے بھی نجات پائے گا۔ برخلاف اس کے ہندوؤں کے متعلق یہ ارشاد ہے۔

ہندو موئے بھولے اکھٹی جائیں
نارد اکھیا سے پوج کرائیں
اندھے گونگے اندھ اندھار
پاتھرے پوجے مگدھ گوار
او جے آپ ڈبے تم کہاں تارن ہار

(شری گرنتھ صاحب آد وار بہاگڑا محلہ ۱)

اس شلوک میں ہندوؤں اور ہندوؤں کے مسلک کے متعلق جو زبردست تبصرہ گورو صاحب نے کیا ہے۔ ہم اس کے اظہار کرنے سے بھی فی الحال احتیاط کرتے ہیں۔ ان مذکورۃ الصدر اقوال کو پڑھ کر ہر ایک محقق بہ آسانی اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے۔ کہ شری گورو نانک دیوجی مہاراج ہندو اور مسلم طریق میں سے کس کو پسند کرتے تھے۔

دوسرے سوال کا جواب اگرچہ پہلے سوال میں ہی دوسرے سوال کا جواب آ جاتا ہے مگر آپ کی خاطر میں دوسرے سوال پر مزید روشنی ڈالتا ہوں۔ شری گورو صاحب فرماتے ہیں۔

کل پروان کتیب قران
پوتھی پنڈت رہے پران

شری گرنتھ صاحب آد چھوٹا سائز صفحہ ۳۶۸ یعنی اس کل یگ دینے اعوج کے زمانہ میں صرف قران پاک ہی قابل قبولیت کتاب ہے۔ پوتھیوں اور پرانوں کا زمانہ جاتا رہا۔ پھر اور دیکھو شری گرنتھ صاحب آد شری راگ محلہ ۱

خصم کی نذریں دلیں پسندی جنہیں اک کر دھایا
تیہ کر رکھے پنج کر ساتھی ناؤں شیطاں مٹ کٹھایا

ارتھ وہی لوگ مالک ارض و سما کی نظر میں قبول ہیں جو ایک کی پوجا کرتے۔ تیس روزے رکھتے اور پانچوں وقت نماز پڑھتے ہیں۔ اس شلوک کے یہ معنی ہم ہی نہیں کرتے۔ بلکہ سکھ مذہب کے بڑے بڑے عالم اور فاضل بھی یہی معنی لیتے ہیں۔ مزید تسلی کے لئے ملاحظہ ہو شرح شری آدگرنتھ صاحب از ریاست فریدکوٹ۔ پھر اور ملاحظہ ہو۔

بابا پھر مکے گیا نیل بستر دھارے بن والی
عصا ہتھ کتاب کچھ کوزہ بانگ مصلی دھاری
بیٹھا جائے مسیت وچ جتھے حاجی حج گذاری

(واراں بھائی گورو داس جی ۱)

مطلب۔ شری گورو نانک دیوجی مہاراج حج کعبہ کے لئے مکہ معظمہ تشریف لے گئے۔ نیلے کپڑے پہن کر اور ولی بن کر ہاتھ میں عصا بغل میں کتاب (قران مجید لٹکائے ہوئے) کوزہ وضو کے لئے اذان دیتے ہوئے اور نماز پڑھتے ہوئے۔ اور اس مسجد میں جا بیٹھے جہاں حاجی بہ نیت حج جا کر بیٹھتے ہیں۔ اگر آپ کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ ہم نے اس جگہ کتاب سے قران مجید کیوں لیا ہے۔ تو اس کے جواب میں صرف اسقدر کہنا کافی ہو گا۔ کہ یہ مراد ہم نے ہی نہیں لی۔ بلکہ سکھ مذہب کے بڑے بڑے عالم اور فاضل بھی کتاب کے معنی قران پاک ہی لیتے ہیں۔ مزید تسلی کے لئے ملاحظہ ہو گورمت پربھاکر مصنفہ جناب سردار کاہن سنگھ صاحب نابھہ نوا سی

تیسرے سوال کا جواب چونکہ آپ سکھ مذہب کے عقیدت مندوں میں لہذا یہ ضرور ہے۔ کہ آپ کو سکھ مذہب کے نقطہ خیال سے ہی جواب دیا جاوے۔ شری گورو نانک دیوجی مہاراج گرنتھ صاحب آد شلوک محلہ ایک فرماتے ہیں۔

اٹھے پہر بھوندے پھرن کھاون سنڈرے سول
دوزخ پوندا کیوں رہے۔ جاں چت نہ ہوئے رسول

ترجمہ۔ آٹھوں پہر مارا مارا پھرتا رہے جس طرح کہ سخت پیٹ درد والے کو صبر و قرار نہیں ہوتا۔ اور دوزخ میں کیوں پڑا رہے گا۔ جبکہ اس کے دل میں رسول یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہ ہو گا!!

سکھ مذہب کے نقطہ خیال سے جس طریق کے

ساتھ آپ کے سوالوں کا جواب دیا گیا ہے۔ مجھے توقع ہے۔ کہ آپ ٹھنڈے دل سے اس پر غور فرمائیں گے اور اپنے لئے وہی طریق اختیار کریں گے۔ جسے شری گورو نانک دیو جی نے پسند فرمایا ہے۔ آپ کا ارشاد تھا کہ میرے سوالوں کا جواب شری گرنتھ صاحب کے اقوال سے ہی دیا جاوے۔ سو اس کی پابندی کی گئی ہے۔ ہاں ایک جگہ واراں بھائی گورداس جی کا حوالہ دیا گیا ہے۔ مگر آپ اس سے ناواقف نہ ہوں گے۔ کہ واراں بھائی گورداس جی سکھ لٹریچر میں ایک بڑا درجہ رکھتی ہے۔ اور سکھ مذہب کا یہ فیصلہ ہے کہ واراں بھائی گورداس شری گورو گرنتھ صاحب کی کلید ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

دعا اور آریہ سماج

۱۱ر مارچ کا آریہ گزٹ کسی شخص کی وفات پر افسوس کرتا ہوا لکھتا ہے کہ

"ہماری پرماتما سے یہی پرارتھنا ہے۔ کہ وہ مرحوم کی آتما کو شانتی بخشیں۔ اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا کریں۔"

یہ ۲ سطریں بتلاتی ہیں کہ اسلام کے تمدن نے ہندوازم پر کس قدر زبردست اثر کیا ہے۔

(۱) "مرحوم" کا لفظ جو خاص مسلمانوں کی اصطلاح ہے کیونکہ ہندی میں کوئی لفظ اس کا قائمقام نہیں جو مرنے والے کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہو۔ (۲) دوم یہ دعا کہ مرنے والے کی روح کو اطمینان اور پس ماندگان کو صبر جمیل بخشے۔ امر واقعہ یہ ہے۔ کہ آریہ سماج دعا کا قائل نہیں۔ اگر آریہ گزٹ کے ایڈیٹر کو اس پر تعرض ہو گا۔ تو ہم ستیارتھ پرکاش کا حوالہ بھی اس کے متعلق پیش کریں گے۔ یہ دعا اور پرارتھنا کا مسئلہ بھی آریہ سماج نے اسلام سے ہی لیا ہے اب مجھے آریہ سماج کی جے کہنی چاہیئے۔ یا اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرنا چاہیئے۔ سمجھدار آریوں کے قلوب اسے بہتر سمجھ سکتے ہیں۔

ہندو مسلمانوں کی ترقی کا تناسب

پرنسپل بالکرشن جی نے ۱۳ مارچ کو گوردت بھون میں لیکچر دیتے ہوئے کہا کہ:-

"مسلمانوں اور عیسائیوں کی تعداد بہت بڑھ رہی ہے۔ اور ہندوؤں کی نسبت گھٹ رہی ہے۔ سنہ ۱۹۱۱ء کی مردم شماری کے اعداد و شمار کی بنا پر میری یہ رائے ہے۔ کہ اگر ہندوؤں کا تنزل ایسے ہی جاری رہا تو پانچ سو سال کے بعد ہندوؤں کا نام و نشان نہ رہیگا مسلمانوں کی ترقی دو طرح پر ہوتی ہے۔ ایک ہندوؤں سے مسلمان ہونے سے اور دوسرے پیدائش کے ذریعہ سے"۔ (پرکاش ۲۰ مارچ)

نور:- اب مسلمانوں کی اس بڑھتی ہوئی آبادی کو آریہ صاحبان اشدھی سے روکنا چاہتے ہیں۔ مگر کیا تحریک اشدھی اس کا تدارک کر سکتی ہے۔ نہیں ہاں اتنا ہو سکتا ہے۔ کہ وہ بات جو پانسو سال میں حاصل ہوتی ہو۔ وہ ایکہزار سال پیچھے جا پڑے۔ اس سے زیادہ کوئی حقیقت نہیں۔ کیونکہ جو آسانیاں نو وارد کے لئے اسلام مہیا کر سکتا ہے۔ وہ آریہ سماج میں کہاں۔ دو باتیں اقوام کو جذب کر سکتی ہیں۔ روٹی اور بیٹی کے تعلقات۔ اسلام نو واردوں کو اپنے گوشت کا پوست سمجھتا ہے۔ اور ان ہر دو شقوں میں ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کرتا ہے۔ اس کے بالمقابل جو کچھ آریہ سماج کی حالت ہے۔ اسے کسی اور کی نسبت آریہ سماج بہتر سمجھتا ہے۔

باقی رہی دوسری شق اس کے لئے جسمانی توانائی کی ضرورت ہے۔ اور یہ مسلمہ بات ہے۔ کہ جسمانی توانائی کے لئے سبزیات کی نسبت گوشت زیادہ فوقیت رکھتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ کالج پارٹی کے آریہ دوست گوشت کو اتنا برا نہیں سمجھتے۔

مسلمانوں کی بے تعصبی

اپنے لیکچر کو جاری رکھتے ہوئے پرنسپل بال کرشن جی نے کہا کہ۔ "ایک سوال گاؤکشی کا ہے مسلمانی عہد میں گئوکشی بند تھی۔"

اب اس سے بڑھ کر مسلمانوں کی رواداری کا اور کیا ثبوت ہو گا۔ کہ باوجود ثروت اور اقتدار کے انہوں نے ہندوؤں سے ہر ممکن طریقہ سے نیک سلوک کو جائز رکھا۔ جو ناعاقبت اندیش لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ اسلام ہندوستان میں بزور شمشیر پھیلا۔ اگر شاہان اسلام ہندوستان میں جبر کو روا رکھتے۔ تو کیا گائے کے معاملہ میں ہندوؤں کے جذبات کی یہ پاسداری رکھ سکتے تھے۔ ہرگز نہیں۔ کیا معترض آریہ اور نہیں تو کم از کم اپنے لیڈنگ ممبر پرنسپل بال کرشن کے اس کہنے کا آئندہ کچھ احترام کریں گے۔

آریہ کس طرح خوش ہو سکتے ہیں

اپنے اس لیکچر کو جاری رکھتے ہوئے پرنسپل بال کرشن جی نے کہا کہ:-

"مسلمانوں کو ہندوؤں کے جذبات کی قدر کرنی چاہیئے (جیسا کہ رنگیلا رسول اور ودیتر جیون لکھ کر آریوں نے کی۔ نور) اور یہ اتفاق تب ہو سکتا ہے۔ جب کلچر (یعنی رسم و رواج لٹریچر زبان۔ اور فلاسفی میں مطابقت ہو"۔

یعنی مسلمان ہندوؤں کو اسی طرح خوش کر سکتے ہیں کہ وہ صحابہ کرام اور دیگر بزرگان دین کے نیک نمونوں کو چھوڑ کر ہنومان جی مہاراج وغیرہ کے کارناموں کے گیت گائیں۔ اور امام غزالی رحمۃ اللہ کے علم کلام کو چھوڑ کر سانکھیہ اور پتنجلی کے درشنوں کا پاٹھ کریں۔ عربی لٹریچر کو چھوڑ کر مہابھارت اور رامائن پڑھیں۔ فارسی اور عربی کو ترک کر کے سنسکرت کو لیں۔ جو آجکل کہیں نہیں بولی جاتی۔ اسلامی رسومات کو ترک کر کے ہندوؤں کے رسومات اور رواج کو ترجیح دیں۔ یا بالفاظ دیگر ہندو تبھی خوش ہو سکتے ہیں۔ کہ یا تو مسلمان کلیتہً ہندو بن جائیں۔ ورنہ کم از کم ملکانوں کی طرح نیم ہندو تو ضرور ہی ہو جائیں۔ اور پھر اس کے بعد ملکانوں کی طرح مسلمانوں کو راہ مستقیم سے متزلزل کر دینا کچھ بھی مشکل نہیں۔ "جوں لیلو کنک دیدو" اسی کو کہتے ہیں۔ کیا مسلمانوں آریہ بھائیوں کو خوش کرنے کے لئے یہ سودا منظور ہے ذرا غور کرو کہ آریہ صاحبان اپنی خوشی کی کس قدر گران قیمت مانگتے ہیں۔

گورنمنٹ کی توجہ کے قابل

پریس ایکٹ کا نازک زمانہ آیا۔ نور اپنی سلامت روی کی وجہ سے بال بال بچا۔ باوجودیکہ نور

کے فرائض نہایت سنجیدہ اور نازک واقعہ ہوئے ہیں۔ مگر نور کو یہ فخر اور بجا فخر ہے۔ کہ نور کی کسی تحریر یا تقریر کی وجہ سے کبھی مخالفین کو شکایت کا موقعہ نہیں ملا۔ بلکہ نور کی نرمی اور شیریں کلامی کی خطرناک سے خطرناک مخالفین نے بھی داد دی ہے۔ ۱۹۲۴ء و ۱۹۲۵ء میں ہندو و مسلمانوں کے اتحاد کے متعلق جس قدر نور نے مضامین لکھے۔ شاید ہی کسی دوسرے اخبار نے لکھے ہوں۔ مگر وقت آنے پر نور کی یہ تمام حزم و احتیاط دھری کی دھری رہ گئی۔ اور نور کو بھی ملاپ اور پرتاپ وبھیشم کے ساتھ ایک ہی پلیٹ فارم پر کھڑا کیا گیا۔ اسی اخبار میں ہم کسی دوسری جگہ آریہ اخبارات کے چند اقتباسات کو معہ حوالہ تاریخ درج کرتے ہیں۔ کیا گورنمنٹ عالیہ کا محکمہ احتساب ذرا ان اقتباسات پر نظر کرے گا۔ کہ کس طرح مسلم جذبات سے کھیلا گیا ہے۔ کیا کسی مسلم اخبار میں اس کا عشر عشیر بھی ملے گا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

ایک خط اور اس کا جواب

جناب انعام اللہ خان صاحب سالاری سیکنڈ ماسٹر فورٹ سنڈیمن سے لکھتے ہیں۔

مکرمی جناب شیخ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ آپ نے کہیں لکھا ہے کہ میں سکھوں کے پانچ گروؤں کی اسلام کے ساتھ عقیدت ثابت کرونگا۔ لیکن آج تک کہیں نظر سے نہیں گذرا۔ بہر صورت اس معاملہ پر روشنی ڈالنے کی ضرورت ہے۔ جواب نور اخبار میں چھپ جائے تو مناسب ہوگا۔"

نور مجھے ٹھیک یاد ہے کہ میں نے سوانح عمری حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ میں یہ لکھا تھا۔ اور میں وقتاً فوقتاً اس پر روشنی بھی ڈالتا رہا ہوں۔ اب آپ کے ارشاد پر کچھ اور مزید معلومات عرض کرتا ہوں۔ ضلع فیروزپور میں ایک قصبہ گرو سہائے کے نام سے ہے۔ وہاں سکھوں کا ایک بڑا گوردوارہ ہے۔ اور وہاں سالانہ میں ایک بڑا بھاری جلسہ ہوتا ہے۔ اور دور و دراز مقامات سے زائرین وہاں آتے ہیں۔ مہنت صاحب ۱۰۱ مرتبہ اشنان (غسل) کرنیکے بعد ایک پوتر کتاب کا درشن لوگوں کو کراتے ہیں۔ وہ پوتھی صاحب کیا ہے نہایت خوبصورت اور سنہری دستی خوشخط لکھی ہوئی حمائل شریف ہے۔ نسلاً بعد نسل مہنت صاحب کے خاندان میں یہ روایت چلی آتی ہے۔ کہ اس حمائل شریف کو شری گورو ارجن دیو جی مہاراج (سکھوں کے پانچویں گورو) روزانہ تلاوت کیا کرتے تھے۔ اور اس لئے یہ بطور تبرک مندر مذکور میں رکھی ہوئی ہے۔ زیادہ وضاحت مطلوب ہو تو حضرت مسیح موعود کی کتاب "چشمہ معرفت" ملاحظہ کیجئے۔

KHILAFAT LIBRARY

پھر امرتسر کے دربار صاحب کی سکھوں کے نزدیک وہی عظمت ہے۔ جو مسلمانوں کے نزدیک مکہ معظمہ کی ہے۔ اس نہایت متبرک مقام کا جب شری گورو ارجن دیو جی مہاراج نے بنیادی پتھر رکھنا چاہا تو اس کے لئے حضرت میاں میر صاحب رحمۃ اللہ کے بابرکت ہاتھ کو منتخب کیا گیا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے دست مبارک سے شری دربار صاحب کا بنیادی پتھر رکھا۔ ان ہر دو واقعات سے آپ اس امر کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ جناب شری گورو ارجن دیو جی مہاراج کو اسلام یا اسلامی اصولوں سے کیسی وابستگی تھی۔

ایک دوسرے خط کا جواب

بابو غلام محی الدین صاحب احمدی پوسٹل کلرک منچن آباد سے لکھتے ہیں۔

برادرم مکرم سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بحوالہ کتاب ست بچن مصنفہ حضرت مسیح موعود بابت چلہ کشی حضرت گورو نانک بر مزار حضرت شاہ شمس تبریز رحمۃ اللہ کہ خاکسار گذشتہ دنوں میں یعنی دو ماہ حال کو ملتان گیا۔ اور روضہ مذکور میں جا کر ایک صاحب جو کہ اپنے کو گدی نشین بتلاتے تھے۔ چلہ نانکؒ کی بابت دریافت کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ اس جگہ کوئی چلہ ان کا نہیں ہوا۔ مجھے یہ سنکر مایوسی ہوئی آپ ست بچن کو ملاحظہ فرما کر دریافت فرما دیں۔ کہ آیا ملتان میں کوئی ایسا چلہ ہے۔ جس کا حضرت مسیح موعود نے کتاب مذکور میں پر زور بیان فرمایا ہے تو مشکور ہونگا۔ اگر میرا یہ خط لفظ بلفظ اپنے اخبار میں طبع فرما دیں۔ اور ناظرین نور سے بطور استفسار دریافت فرما دیں۔ تو بہتر ہے اگر چلہ (نانکؒ) مذکور دریافت ہوگیا۔ اور اس کے وجود کا پتہ لگ گیا۔ تو بطور خوشی ایک شخص کے نام اخبار نور مفت جاری کراونگا۔ اور خود بھی خریدار ہونگا۔ اور سکھوں کے متعلق آپ کی تصنیفات بھی خرید کرونگا۔ کیونکہ دریافت چلہ پر تبلیغ کے لئے سکھوں میں مدد ملے گی۔

نور۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر شری گورو نانک دیو جی مہاراج کی چلہ کشی بر روضہ شاہ شمس تبریز علیہ الرحمۃ کا پتہ مل جائے۔ تو آپ نہ صرف خود ہی نور خریدیں گے بلکہ ایک سکھ کے نام بھی نور جاری کرائیں گے۔ اور سکھوں کے متعلق ایڈیٹر نور کی تصانیف بھی خریدیں گے اس کے لئے آپ کا شکریہ مگر اس کام کی انجام دہی کے بغیر بھی آپ کو نور سے محبت ہونی چاہیئے۔ اور جلد سے جلد اس کا کوئی عملی ثبوت بھی ملنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر میری یاد غلطی نہیں کرتی۔ تو آپ کسی وقت دفتر نور میں کام بھی کر چکے ہیں۔ لہذا نور کا حق آپ پر نسبتاً زیادہ ہے۔ جس کی جلد سے جلد ادائیگی کا مطالبہ بے جا نہیں ہوگا۔ باقی رہا اصل معاملہ جس طرح ایک اور ایک دو میں کوئی کلام نہیں ٹھیک اسی طرح حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ کی چلہ میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ اگر آپ ملتان میں جناب شیخ فضل الرحمٰن صاحب ٹھیکدار بھٹہ سکرٹری دعوۃ و تبلیغ ملتان کو ملتے تو اس معاملہ کے متعلق فوراً آپ کی تسلی کرا دیتے۔ اب بھی آپ ان سے براہ راست خط و کتابت کیجئے۔ اگر آپ کی ہر طرح تسلی نہ ہو تو میرا ذمہ

فاروقیان ہند

ہم نے ارادہ کیا ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم علیہ السلام کے اولاد و انساب اور ہر خاندان کے مشہور افراد کے مختصر تاریخی حالات اور خدمات اسلام اور دوسرے مفید کام ایک جا جمع کریں۔ پس خاندان فاروقیہ کے ہر تعلیم یافتہ فرد سے درخواست ہے

کہ وہ ہمارے ہاتھ بٹانے کی غرض سے اپنے خاندان کا شجرہ نسب پوری تصحیح کے ساتھ بھیجدیں اور اپنے خاندان قابل قدر بزرگوں کے مختصر حالات اگر ہو سکے تو بقید سنین ہمارے نام ارسال فرماویں۔ تاکہ مناسب موقعوں پر درج کردیئے جائیں۔ جس وقت کتاب تیار ہو جاوے۔ تو ہر ایک خواہشمند سے صرف لاگت وصول کر کے ایک جلد کتاب دیجائے گی۔ یا جس قدر مطلوب ہوں۔

نیز ایسی کتب کے ناموں اور ملنے کے پتوں سے مطلع فرمایا جائے۔ جس سے ہم اس کام میں امداد لے سکیں۔

خاکسار۔ قاضی محمد یوسف فاروقی احمدی مسجد احمدیہ پشاور

مرض ذیابیطس کا ایک مجرب نسخہ

سبز گلو ایک تولہ چاقو سے کتر کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرلیں پھر کونڈی میں ڈالکر اور سات آٹھ دانہ کالی مرچ کے ملاکر خوب باریک رگڑ لیں اور چھٹانک ڈیڑھ چھٹانک پانی ملاکر کپڑے میں چھان لیں تین ماشہ خالص شہد اس میں ملائیں۔ پھر دو سبز پتے تلسی کے منہ میں ڈال کر خوب چبائیں۔ اور اوپر سے مذکورہ بالا گلو کا پانی پی لیں۔ اس طرح ایک دفعہ صبح اور ایک دفعہ شام یعنی دن میں دو دفعہ پیویں۔ پہلے ہفتہ تلسی کے دو پتے اور چوتھے ہفتہ آٹھ پتے صبح اور شام استعمال کریں اور پھر آیندہ ہر دفعہ آٹھ پتے ہی جاری رکھیں۔

یہ دوائی چھ ماہ تک برابر باقاعدہ استعمال کرتے رہیں۔ تب فائدہ معلوم ہونے لگے گا۔ پھر بہت صبر کے ساتھ اسے دو سال کے بعد جاری رکھیں۔ اور اپنے پیشاب کا امتحان کراتے رہیں۔ جب اس میں شکر آنی بالکل بند ہو جاوے۔ تب چھوڑ دیں۔ پھر بیچ بیچ میں کبھی اس کا استعمال کرلیا کریں۔ لال مرچ اور گھی سے بالکل پرہیز رکھیں۔ گوڑ شکر چینی وغیرہ کچھ نہ کھائیں پانچ چھ میل ہر روز پھرنے کا ابھیاس رکھیں۔ سبز پتوں والے مختلف ساگوں کے زیادہ استعمال کی عادت ڈالیں اور جہاں تک ہو سکے انہیں کچا ہی کھائیں۔"

نوٹ۔ یہ نسخہ ہمیں ایڈیٹر صاحب جیون تت کے ذریعہ معلوم ہوا ہے۔ جس کے لئے ہم ان کے مشکور ہیں

KHILAFAT LIBRARY

جہاد فی الاسلام

(از قلم جناب مولانا عبدالکریم خان صاحب میرٹھی)

پیوستہ بگذشتہ

گذشتہ جنگ عظیم میں بعض سلطنتوں کا مقصد شرکت صرف اتنا ہی بتایا گیا۔ کہ چھوٹی سلطنتوں کی آزادی اور حفاظت کو برقرار رکھا جائے۔ صرف اتنے سے مقصد کے لئے مہذب قوموں نے لاکھوں آدمیوں اور اربوں اشرفیوں کو خاک میں ملادیا۔ ہزاروں جہاز غرق ہو گئے۔ تجارت مخدوش ہوکر دنیا کے کاروبار بند ہو گئے۔ عیش و آرام کے سب سامان تباہ ہو گئے۔ جنگ عظیم ہی کے عدد قریں عالمگیر گرانی اور جنگی بخار کی ہمہ گیر وبائی بیماری نے تمام دنیا میں تہلکہ عظیم ڈالدیا۔

اہل دنیا کی لڑائیوں کا ذکر چھوڑو۔ مقدسین کے جنگ لو مہابھارت کے مقتولین کی تعداد کروڑوں سے کم نہیں۔ یورپ کی مقدس مذہبی انجمنوں نے جس قدر آدمیوں کو ہلاک کیا۔ ان کی تعداد لاکھوں سے زائد ہے۔

جان ڈیون پورٹ نے مذہبی عدالت کے احکام سے ہلاکت نفوس کی تعداد ایک کروڑ بیس لاکھ بتائی ہے جو عیسائیوں کے ہاتھوں سے عیسائیوں کی ہوئی تھی اکیلے سلطنت سپین نے تین لاکھ چالیس ہزار عیسائیوں کو ہلاک کیا تھا۔ جس میں سے بیس ہزار آدمی زندہ آگ میں جلائے گئے تھے۔

(۱۸)

"خیال کرو پیغمبر اسلام کی عظیم الشان کامیابی کا جس نے فریقین کے صرف ۱۰۱۸ نفوس کی قربانیوں کے بعد اس قدر روحانی اور اخلاقی مادی و ملی فوائد حاصل کئے تھے۔ جن کو بحیثیت مجموعی آج تک دنیا کی کوئی قوم اور ملک حاصل نہیں کر سکا"

فی الحال صرف بطریق اجمال ایک اشارہ پر بس کرنا کافی ہوگا۔

مصر کا آفتاب تہذیب جب نصف النہار پر چمک رہا تھا۔ تو اس وقت فارس ایک نیم مہذب ملک تھا۔ تاہم موخر الذکر نے مقدم الذکر پر حملہ کر کے اسے مسخر کرلیا۔ اور ایرانی تہذیب کی بنا ڈالی۔ یونان نے فارس کو فتح کیا۔ اور اس کی تہذیب کو ملیا میٹ کر کے یونانی تہذیب کا ڈنکہ بجایا۔ یونان کو روما الکبریٰ کے کم مہذب لوگوں نے زیر کیا۔ اور رومن تہذیب پھیلائی۔ روما کو جرمنی کے وحشیوں نے پامال کیا۔ اور موجودہ ملک کے اصلی باشندوں کو حرف غلط کی طرح مٹادیا۔ اور اپنی تہذیب چاروں طرف پھیلائی دنیا کی تاریخ میں یہ شرف صرف اسلام ہی کو حاصل ہے کہ وہ جہاں گیا۔ اس نے وہاں کے باشندوں کو صحیح سلامت رکھا۔ وہاں کی تہذیب کو بدستور چھوڑ دیا اور کسی قوم کو سختی سے اپنی تہذیب کو منوانے کے لئے مجبور نہیں کیا۔ اس کی یہ وجہ تھی۔ کہ اس کا حملہ توحش اور بربریت کا نتیجہ نہیں ہوتا تھا۔ اگر مفتوح اقوام نے اس کی تہذیب کو قبول کیا۔ تو اس کی یہ وجہ نہ تھی۔ کہ اسلام نے جبر کیا۔ اگر ایسا ہوتا تو فاتح اقوام کیوں تہذیب اسلام کا اثر قبول کرتیں۔ حالانکہ تاریخ عالم میں کسی اور مذہب کے متعلق یہ دعویٰ نہیں کیا جاسکتا۔ اہل دنیا اگر دیدہ عبرت کھول کر دیکھیں تو اسلام انہیں ہر قسم کی سچائیوں اور خوبیوں سے بھرپور نظر آئیگا۔ اور انہیں معلوم ہو جائیگا کہ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو حملہ آور اور فاتح ہوکر بھی درد مند اور شفیق باپ کا فرض سرانجام دیتا ہے

(۱۹)

قرآن کے" الفاظ پر غور کرو۔ اسلام نے جنگ کا مقصد کیا رکھا ہے۔ ان کو جنگ کی اجازت دی جاتی ہے جن کے خلاف لوگ جنگ کر رہے ہیں۔ اور وہ مظلوم ہیں ان سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں۔ ان کو گھروں سے نکالو جنہوں نے تمہیں گھروں سے نکالا۔ اس حکم کی صداقت پر کون اعتراض کر سکتا ہے۔ پھر حکم ہوتا ہے جس وقت دشمن لڑائی چھوڑ دیں جنگ ختم کردو۔ اور ظالم کے سوا کسی سے بھی جنگ نہ کرو۔ اور نہ عداوت رکھو مسلمان کا فرض ہے کہ فتنہ کے ختم ہوتے ہی تلوار نیام

KHILAFAT LIBRARY

میں رکھا ہے۔ جس وقت ہر ایک شخص کو مذہبی آزادی حاصل ہو جائے۔ ہر شخص کو کامل اختیار ہو۔ کہ جو چاہے خوشی اور آزادی سے مذہب قبول کرے۔ جو مذہب چاہے چھوڑ دے مذہبی عقاید کے قبول کرنے میں کوئی مخل و مزاحم نہ ہو کسی طرح کوئی جبر و اکراہ نہ ہو۔ اس جبر و اکراہ کا نام قرآن مجید نے فتنہ رکھا ہے۔ غرض جب مذہب کا معاملہ خدا اور انسان میں ہو۔ جیسا کہ مقدس الفاظ ویکون دین اللہ اشارہ کرتے ہیں۔ تو پھر مسلمان کا فرض ہے کہ کسی قسم کی برائی نہ کرے"۔

"قرآن کے احکام سے واضح ہے کہ "اسلام میں جنگ کو اختیار کیا گیا۔ تو نہ ملک گیری کے لئے۔ نہ ہوس حکمرانی کے لئے بلکہ ضعیفوں اور عورتوں بچوں کو ظالموں کے پنجہ سے رہائی دینے کے لئے جنگ کو اختیار کیا گیا تھا۔ نہ تلوار کا خوف دلا کر کلمہ اسلام پڑھوانے کے لئے بلکہ یہودیوں عیسائیوں ترسائیوں کے معابد کو حفاظت و حمایت میں مثل مساجد کے ان سب کو انہدام سے بچانے کے لئے"!

"جہاد کا تیسرا مقصد مذہبی معابد کی حفاظت ہے جن میں سب سے پہلے راہبوں کے رہنے کی جگہ کا ذکر ہے۔ اسلام کے سوا دنیا کا کون سا مذہب ہے۔ جہاں مذہب اور ان کی خانقاہیں نہیں ہوتی ہیں۔ عیسائی ہندو کی ہر جگہ خانقاہیں ہوتی ہیں۔ اور ہر مسلمان کا قرآنی فرض ہے۔ کہ وہ ان کی حفاظت کرے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں عیسائیوں کا جو فرقہ موجود تھا وہ مسیح مریم اور دیگر بزرگوں کے بتوں کو پوجتے تھے۔ وہ وہی باتیں کرتے تھے جو آج بعض ہنود کرتے ہیں۔

باوجود اس امر کے کہ اسلام بت پرستی کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ لیکن وہ اس کی اجازت ہرگز نہیں دیتا کہ مسلمان غیر مسلم عبادت گاہوں کی بے حرمتی کریں آنحضرت کے اپنے طرز عمل کی روشنی میں آیت مذکورہ کی تفسیر اہل نظر کی توجہ کی مستحق ہے۔ جو بوجہ طوالت کسی دوسرے وقت بیان کی جائے گی۔

اسی طرح قرآن کریم نے آزادی ضمیر کا وہ اعلیٰ اور وسیع اصول تعلیم کیا ہے۔ کہ اس کے مقابل کہیں اور تلاش بالکل بے سود ہے۔ یہ امر بھی نہایت ہی قابل غور ہے۔ کہ مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ خدا کے معابد کی حفاظت میں اپنی جان لڑا دیں۔ خواہ وہ معابد کسی مذہب کے ہوں۔ گرجا ہو کنیسہ ہو۔ مندر ہو۔ یہودیوں کی عبادت گاہ ہو۔ کسی مذہب کی خانقاہ ہو۔ کیا کسی اور مذہب کے ہادی یا شارع نے کوئی ایسا وسیع اصول قایم کیا۔ یا تعلیم کیا۔ کہ کسی مذہبی کتاب نے اپنے پیرووں کو ہدایت کی کہ وہ دوسرے معابد کی حفاظت میں جان تک لڑا دیں"۔

"کیا کسی اور مذہب کی مقدس ترین کتاب سے بھی یہ بیان مل سکتا ہے۔ کہ ادیان مختلف کے بچاؤ اور ان کی عبادت گاہوں کے قیام کے واسطے کسی قوم نے جنگ کی ہو۔ اگر نہیں اور ہم کو وثوق کے ساتھ یقین ہے۔ کہ ہرگز نہیں تو سب کو اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ یہ رحمۃ للعالمین ہی کی رحمۃ قلبی کا نتیجہ ہے کہ جنگ کا مقصد ایسا مقدس بنایا۔ جس سے آج تک دنیا کا کوئی مذہب انکار نہیں کر سکتا"۔

(۲۰)

بالخصوص ہمارے مسیحی دوستوں کو معلوم ہونا چاہیئے "ہرچند سلطنت روم نے کوشش کی کہ عیسائی باشندگان ملک فارس کو اس ظلم و تعدی سے بچایا جائے۔ جو شاہان ایران کے ہاتھوں سے ان پر تھا۔ مگر اس میں ان کو کچھ کامیابی نہ ہوئی۔ بلکہ جس قدر عیسائی باشندوں کے بچانے کے واسطے رومی لوگ لڑائیاں کرتے تھے اسی قدر سلطنت فارس کی طرف سے ان پر ظلم و تعدی کا زور زیادہ ہوتا جاتا تھا۔

اسی زمانہ میں جب کہ ایسے جور و جفائیں فارس کے عیسائی زندگی کے دن پورے کر رہے تھے۔ خدا تعالے نے رحمۃ اللعالمین محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو ارض حجاز میں تولد اور مبعوث فرمایا۔ اور جب کہ آپ کے عدل و انصاف اور اس عہد و پیمان کی شہرت جو ممالک اسلامیہ میں عموماً اور عیسائیوں کے ساتھ عمدہ سلوک اور امن و آسائش کے باب میں نہایت تک فارس کے عیسائیوں کو بھی پہنچی۔ تو انہوں نے آپ کو مجوس کے ہاتھوں سے نجات دینے کی التجا کرنے کے لئے ایک ڈپوٹیشن بھیجا جس کا سردار جبرئیل نامی ایک پادری تھا۔

اس ڈپوٹیشن کے آنے سے اول اگرچہ حضرت رسالتمآب رحلت فرما چکے تھے۔ مگر خلیفہ اول نے ان کی معروضات پر توجہ کر کے ان کی مدد کے واسطے لشکر روانہ کیا اس واقعہ کے متعلق اس زمانہ کے ایک عیسائی مورخ کی ایک کتاب جو اسی زمانہ میں لکھی گئی ہے۔ دیار بکر میں کلدانی گرجا میں اب تک محفوظ ہے"۔

(مراۃ الحبر مصنفہ دیار بکری سعید پاشا جلد پنجم مطبوعہ ۱۳۰۵ھ)

آج بھی مشہور عرب عیسائی اہل قلم نجیب آفندی کی موکد تلقین ہے۔ "ہمارے نزدیک مسلمانوں پر بیٹھنا حرام ہے۔ ان کو شہر شہر گاؤں گاؤں پھر کر لوگوں کو تعلیم اسلام کی بشارت اور قرآن کی تبلیغ میں مصروف ہونا چاہیئے۔ کہ لوگوں کی آنکھیں کھلیں ان کے دماغ روشن ہوں۔ اور مولد نبوی کی خوشی سمجھ بوجھ کر منائیں اور تمام عربوں کو خواہ وہ مسلمان ہوں یا عیسائی اپنی قومی وطنی عید منانی چاہیئے۔

کیا اب عرب اور مسلمانوں کے لئے یہ مناسب ہے کہ وہ عید مولد کی خوشی رسمی طور پر منایا کریں۔ اور ان بنیادوں پر غور نہ کریں۔ جن پر محمد کی حقیقی عظمت قایم ہے۔ اور وہ عرب کی سیاسی۔ اجتماعی۔ علمی تمدنی اور قومی ترقی ہے۔ وہ ترقی جس کو ان پیرووں نے جن کی تعداد ہزاروں سے زیادہ نہ تھی قایم کی۔ محمد تمام عرب کے خواہ وہ مسلمان ہوں یا عیسائی سب کے برابر کے ہیرو ہیں۔ اگر مسلمان عربوں کے مذہبی اور قومی ہیرو ہیں۔ تو عیسائی عربوں کے بھی وہ قومی ہیرو ہیں۔ انہوں نے عرب قوم کو ذلت اور خواری کی زمین سے اٹھا کر رفعت اور بلندی کے آسمان تک پہنچا دیا۔ اور اس کو ایرانیوں اور رومیوں کی غلامی سے آزاد کر دیا

ہاں اگر محمد کے اخلاق بڑے نہ ہوتے تو ان کے ماحول کے اخلاق اور عادات قومی تعصبات کھلی گمراہی اور بد اخلاقی خود ان پر مسلط ہو جاتی۔

اگر محمدؐ کے اخلاق درست نہ ہوتے۔ تو مشکلات کے پہاڑوں کے آگے وہ اپنا سر جھکا دیتے۔ اور اپنی ہار مان لیتے۔ اور اپنے ماحول کے مقتضے کے موافق وہ بھی جینے پر مجبور ہو جاتے۔ اور وہ عظیم الشان انقلاب پیدا نہ کر سکتے۔ انہوں نے گمراہی کو ہدایت سے جہالت کو علم سے وحشت کو اس تمدن سے بدل دیا۔ جس کی بنیاد اخلاق حسنہ پر تھی۔

ہاں! اگر محمدؐ کے اخلاق اعظم نہ ہوتے تو کوئی ان کے پاس نہ جاتا۔ کوئی ان کی بات نہ سنتا۔ اور عرب قوم ایرانیوں اور رومیوں کی غلامی سے آزاد نہ ہوتی۔ نہ عرب کا نظام قایم ہوتا۔ نہ ان کی سلطنت قایم ہوتی۔ نہ ان کا تمدن پھلتا پھولتا۔ نہ ان کے ہاتھوں علوم و فنون کو ترقی ہوتی۔ نہ ان کے پیروان کو جوان پر درود و سلام پڑھتے ہیں۔ ہم ان کو کروڑوں کی تعداد میں دیکھتے "مرف مسیحی مذہب نہیں

"اس وقت ایران میں جس مذہب کا بہت چرچا تھا۔ وہ مانی کا مذہب تھا۔ بادشاہ وقت نے اسے قتل کرا دیا۔ اور حکم دیا کہ اس کے پیروؤں میں سے ایک متنفس بھی زندہ رہنے نہ پائے۔ چنانچہ عجم کی اخیر سلطنت تک اس فرقے والے ادھر ادھر مارے پھرے۔ لیکن جب اسلام کا زمانہ آیا۔ تو اس نے تمام مذاہب کو آزادی دی اس وقت یہ فرقہ بھی عراق کو واپس آیا"۔ (علامہ شبلی)

آپ نے "نہ صرف شمالی عرب کو شاہ قسطنطنیہ کی محکومیت سے اور شرقی عرب کو کسرائے ایران کے حاتم غلامی سے اور جنوبی عرب کو شاہ حبش کے طوق بندگی سے نجات دلائی"۔ بلکہ وہ مذہب پیش کیا۔ جو تمام دنیا میں ہمہ گیر امن و ترقی کا واحد سرچشمہ ہے۔

اسلام جیسا کہ لوئیس مس گنن کہتا ہے کہ "تمام اقوام عالم کے اندر ایک پیوند محبت یک جہتی اتحاد اور اتفاق کی روح پیدا کرنے کا نام ہے۔

سنوک ہارگرونجی نے ایک موقعہ پر لکھا ہے۔ کہ "اسلام کا پہلا اور ابتدائی کام عرب کے اندر مختلف قبائل کے امتیازات اور تفرقات کا مٹانا اور ان تمام پراگندہ اور منتشر اجزا کو ایک متحد اسلامی سلطنت میں منضبط کرنا تھا"

KHILAFAT LIBRARY

کثرت ازدواج و طلاق

(از قلم جناب میرزا سلطان احمد خان صاحب پنشنر)

پیوستہ بگذشتہ

یہی کیفیت طلاق کی بھی ہے۔ طلاق شرعی شرطوں سے جائز ہے۔ اور شرعی شروط آسان نہیں ہیں۔ یہ شرط کہ حقیقی طلاق کے بعد جب تک وہ مطلقہ دوسرے مرد کے ساتھ شادی نہ کر لے۔ اور پھر اس سے بھی طلاق نہ لے اوس وقت تک پہلا مرد اس کو نکاح نہیں کر سکتا ایک ایسی کڑی شرط ہے۔ جو مرد کو یہ یاد دلاتی ہے۔ کہ اگر عورت کو طلاق دی گئی تو پھر اس کے ساتھ مخالطت مشکل ہو جائے گی۔ سوچ سمجھ کر چلو۔ لیکن اگر کوئی مرد طلاق نہ دے۔ یا کوئی عورت طلاق نہ لے تو اسلام اور قران اون کا دامن گیر نہیں ہوتا۔

بیسیوں بدقسمت شریف عورتیں باوجود مردوں کی تعدی اور ظلم کے بھی بیٹھی رہتی ہیں۔ اگر کبھی کبھار انہیں طلاق کے واسطے کہا بھی جائے۔ تو وہ ایسا پیغام خوشی سے نہیں سنتیں۔ صدہا عورتیں قانونی چارہ جوئی سے خاوندوں سے گذارہ لیتی ہیں۔ مگر طلاق نہیں لیتیں باوجودیکہ جوان بھی ہیں۔ اسی طرح سینکڑوں مرد بھی ہیں۔ جو نہ دوسری بیوی کرتے ہیں۔ اور نہ پہلی بیوی کو باوجود ناموافقت اور ناچاقی و تصبوحات کے طلاق نہیں دیتے۔ چونکہ سب انسان بلحاظ انسانیت ایک ہی ہیں۔ اس واسطے بعینہٖ یہی صورتیں اور کیفیتیں ... دوسری قوموں دوسرے مذاہب میں بھی پائی جاتی ہیں۔ میں ہر ایک قوم میں اور مذہب میں اس قسم کی زندہ اور گذشتہ نظیریں صدہا کی تعداد میں دکھا سکتا ہوں۔ یوں کوئی انکار کرے تو یہ دوسری بات ہے۔

غم ہے وہ چیز کھاتے ہیں ہر روز
اور کبھی امتلا نہیں ہوتی!

رہی یہ بات کہ بعض مسلمان بلاوجہ طلاق کیوں دیتے ہیں۔ اور بغیر ضرورت دوسری بیویاں کیوں کرتے ہیں۔ اس سے اسلام اور قران پر کیا اعتراض آسکتا ہے اگر بعض لوگ ایسا کرتے ہیں۔ تو وہ حقوق عباد تلف کرتے ہیں پیش قدمی کرتے ہیں اور وہ اپنی فطرت قانون شریعت اور خدا کے نزدیک جواب دہ ہیں۔ ان کا یہ فعل اور یہ غصہ و ستم کبھی بھی بہ نظر استحسان نہیں دیکھا جا سکتا اس فعل کا کیا ذکر ہے۔ اکثر ایک بیوی والوں سے بھی سینکڑوں قسم کے مظالم سرزد ہوتے ہیں۔ واجبی حقوق کے دینے میں ایسے لوگوں کو ہمیشہ نفرت رہتی ہے۔ اور قانونی شکنجہ میں آکر بھی اپنی بری روش ترک نہیں کرتے۔ میں کہتا ہوں بہ نسبت دو یا تین چار بیوی والوں کے ایک بیوی کا والوں میں بھی ایسی برائیاں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ اور قران پاک نہ ان کا ذمہ دار ہے اور نہ ان کا۔ کثرت مسلمانوں پر ہی کیا موقوف ہے۔ جہاں انسان اور انسانیت ہے۔ وہیں اس قسم کے جھگڑے اور بکھیڑے پائے جاتے ہیں۔ کیا ہندو بدھ اور یہود اور عیسائیوں میں یہ کیفیت نہیں پائی جاتیں اعتراض اور انکار جدا بات ہے خالی کوئی محلہ بھی نہیں۔ آج یورپ کو انتخاب زوج پر فخر ہے مگر یورپ جاننے والے کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہاں بھی ایسی مشکلات کی کمی نہیں بلکہ بعض حالات ہم سے بھی زیادہ۔ بیویاں عدالتی چارہ جوئی کے بعد عمر بھر الگ رہتی۔ اور گذارہ بھی لیتی ہیں صدہا مرد بیویوں کے ہاتھ سے معرض تکلیف میں ہیں۔ مردوں پر موقوف نہیں بعض عورتوں کے ہاتھوں سے بعض مرد بھی تکلیف اور ضغطہ میں رہتے ہیں۔ اور ایسی عورتیں ایسے مردوں کو نہ چھوڑتی ہیں اور نہ ان کی رفاقت چاہتی ہیں۔

بہ ہر زمیں کہ رسیدیم آسمان پیدا ست

ملک بھر کی گلیوں میں پھر پھرا کر دیکھو کہ ہر کوچہ سے یہی آوازیں آئیں گی۔ کوئی کوچہ ایسا نہیں ملے گا۔ جس میں نری خوش آیند صورتیں ہی آنے جانے والوں کا خیر مقدم کریں۔ ہر قسم کے نظارے ملیں گے

یورپ کے خوش آیند منظر تمدن جو آجکل مناظر دنیا سے بازی لے گیا ہے۔ کیا اس میں سب تصویریں ایک ہی رخ اور ایک ہی کشش رکھتی ہیں۔ وہاں بھی اگر

KHILAFAT LIBRARY

ایک طرف صدہا کیا ہزاروں روحیں عیش و عشرت اور فارغ البالی کے سہانے گیت گا رہی ہیں۔ تو دوسری طرف ہزاروں آہ و زاری بھی کرتی ہیں۔ دیکھو باوجود سالوں کے کورٹ شپ اور انتخاب کے کس قدر مرد اور کس قدر عورتیں تکلیف میں ہیں۔ اگر کوئی ضرورت طلاق کے جائز ہونیکی نکل آئے۔ تو کس قدر ظالم اور مظلوم لبیک کہنے کو تیار ہیں۔ اس وقت اگر یورپ میں یہ قانون صرف دو ہی ماہ کے لئے پاس کر دیا جائے۔ تو دس پندرہ لاکھ سے کم درخواستیں نہ گذریں۔ دوسری قوموں کا بھی یہی حال اور یہی کیفیت ہے۔ امریکہ میں ہزاروں کی تعداد میں طلاق کے مقدمے روز ہوتے ہیں۔ اور اور عجب عجب وجوہ پردہ جو اسلام کے کبھی خواب و خیال میں بھی نہیں آئے۔ اگرچہ قومیں یہ ضرورت اپنے اپنے رنگ میں محسوس کرتی ہیں۔ لیکن خاموشی سے ایسا عمل چاہتی ہیں۔ ہندوستان کے مختلف خاندانوں میں ایسی تکلیف دہ نظائر کا ملنا مشکل نہیں۔ جو لوگ ایسی مشکلات میں رہتے ہیں۔ وہ باوجود تکلیف کے بھی دوائر قیود اور رسوم سے نکلنا پسند نہیں کرتے۔ یا اس سد کو توڑ کر نکل نہیں سکتے۔ کہتے ہیں مہاراجہ میسور کے مشاہیر نے اس ضرورت پر قانونی رنگ میں روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ لائل گزٹ (حال شیر پنجاب) نے بھی کسی پرچہ میں بقول پیسہ اخبار روزانہ اس مسئلہ کی ضرورت پر بحث کی ہے۔ ان ساری بحثوں کو الگ اٹھا کر دیکھو تو ہر قوم کی فطرت اپنے اپنے رنگ میں اس پر بحث کرتی اور روشنی ڈالتی ہے۔ عمل کرنا نہ کرنا ایک دوسری صورت ہے۔ باوجود اس کے کہ یہ ضرورت ایک فطرتی ضرورت ہے۔ پھر بھی ہمارے خیال میں ہر انسان کا فرض ہے کہ طلاق اور کثرت ازدواج کی صورت میں نہایت دیانتداری ایمانداری انصاف سے عامل ہو۔ محض عیاشی یا معمولی بدظنی اور کلفت کی وجہ سے ایسا کرنا اپنے آپ ہی کو ہی نہیں۔ بلکہ ایک بڑی حد تک سوسائٹی کو بھی ایک تکلیف اور ایک ذمہ داری میں ڈالنا ہے۔ بہت دفعہ جلد بازی ہی ایسے افعال کا موجب ہو جاتی ہے اور پیچھے انسان شرماتا اور پچھتاتا ہے۔ انسان کا اعلیٰ کام اہم ذمہ واری محبت ہے۔ اور محبت صحیح تمدن کی بنیادی اینٹ یا پہلی کڑی ہے۔ اگر ایسے امور میں محبت کی کڑی یا اینٹ نکل جائے۔ یا ٹوٹ جائے گی تو تمدن کی زنجیریں کا تسلسل ٹوٹ جائے گا۔ اور سوسائٹی میں تفرقہ پڑ جائیگا یہ وہ ذمہ داری ہے۔ جو ہر ایک سمجھدار انسان کے واسطے بہت کچھ جواب دہی کا موقعہ پیش کرتی ہے۔ ہجوم خیالات میں بے شک انسان بعض اوقات خودکشی سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ مگر اس رو کے روکنے کے ذرایع بھی اس کے ہاتھ میں قدرت نے دے رکھے ہیں۔ زندگی کی لہریں ہمیشہ ایک ہی طرف نہیں جاتی ہیں۔ رخ پھیر بھی لیتی ہیں۔ دوراندیش اور محتاط انسان وہ ہے۔ جو زندگی کی لہروں کی رخ شناسی میں ایک حد تک دوراندیش اور نقاد ہو۔ ہر شخص اپنی ذمہ داری کا بار اپنے ہی دوش پر رکھتا ہے۔ اوس سے جواب لیا جائے گا۔ اور وہی کسی نہ کسی روز یا کسی نہ کسی رنگ میں زیر مواخذہ ہوگا دوراندیشی اور مصلحت زندگی کا ایک جزو اہم ہے یہ ان لوگوں کا مقولہ ہے جو تجربہ کر چکے ہیں۔ اور جن کی خود اپنی زندگی بھی زندہ شہادت ہے۔

من نہ گویم کہ ایں مکن آں کن
مصلحت بیں و کار آساں کن،

دوسری طرف ہمیں معترضین کی خدمت میں یہ کہنا چاہیئے۔ کہ ایسے مسائل یا ایسے امور کی نسبت جو کم و بیش باقتضائے فطرت اپنے اپنے رنگ میں ہر گوشہ ملک و قوم میں پائے جاتے ہیں۔ گندی زبان یا گندے لہجہ میں معترض ہونا۔ اور طعن و تشنیع سے پیش آنا۔ صداقت اور انصاف کے بعید ہے۔ آنکھیں کھول کر دیکھو کہ جائز و ناجائز صورت میں یہ صورتیں کس قوم اور کس مذہب میں نہیں پائی جاتی ہیں۔ جو لوگ اسلام اور مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ ان میں بطرز دیگر یہ صورتیں مسلمانوں سے بھی بڑھ کر پائی جاتی ہیں جب ایک شخص یہ کہتا ہے کہ نکاح جائز نہیں۔ کیونکہ اس میں ایک مرد ایک قسم کا رشتہ پیدا کرتا ہے۔ اور دوسری طرف وہ نکاح کے بغیر دوسرے وسائل سے ایسی مخالطت سے ناظر نہیں تو ہم کا پہلا قول یا پہلا عمل اپنا بطلان آپ ہے۔ زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں ان دونوں متنازعہ فیہ مسائل کی یہی صورت ہے۔ معترض یا اس کی قوم یا اس کا فرقہ دوسرے رنگ میں عمل تو کر رہا ہے ایسے عمل کے وجوہ فطرت یا ضروریات کے منافی نہیں ہیں لیکن اعتراض بھی کرتا ہے۔ یہ طریق عمل دیانت کے خلاف ہے۔ بقول مسٹر شاپنہاور جرمن فلاسفر ”یورپ مسلمانوں کی نسبت عملی رنگ میں زیادہ بیویاں کرتا ہے۔ لیکن وہی غلط فہمی سے مسلمانوں پر اعتراض کرتا ہے بہت تھوڑے ہیں جو احقاق حق کی غرض سے معترض ہوتے ہیں محض رسمی رنگ میں اعتراض کرتے اور دوسری طرف خود محفوظ نہیں رہتے۔

ایک ذرہ وحشت دل بڑھ کے خبر تو لینا
خاک کیا نجد میں مجنوں نے اڑا رکھی ہے

عملی رنگ میں لوگ۔

”کثرت ازدواج کے بھی عادی ہیں“

”اور معاہدات نکاح بھی توڑتے ہیں“

لیکن جب اسلام یہ مسائل باعتبار ضروریات بطور ایک علاج کے پیش کرتا ہے۔ تو گندے پہلو سے اعتراض کیا جاتا ہے۔ بجائے اس کے معترضین اسلام پر اعتراض کریں انہیں یہ دیکھنا واجب ہے۔ کہ ان کی اپنی عملی حالت کیا کچھ فتوے دیتی ہے۔ اسلام یا مسلمانوں میں اگرچہ ایک سے زیادہ چار تک بیویاں کرنا جائز اور طلاق دینا بشرائط شرعی مشروع ہے۔ لیکن بعض دوسری قوموں میں ہے۔ تو اگرچہ باوجود مانع اور مخالف رہ کر بھی عملاً یہ دونوں صورتیں پائی جاتی ہیں۔ طلاق بوجہ کسی نہ کسی منافرت کے دی جاتی ہے۔ کیا معترض کہہ سکتے ہیں۔ کہ کسی دوسری قوم یا دوسرے مذہب میں ایسی منافرتیں نہیں پائی جاتیں۔ سب سے زیادہ اس وقت اس مسئلہ پر یورپ معترض ہے۔ جاؤ یورپ میں جا کر دیکھو کہ ایسی منافرتوں کا نمبر کہاں تک پہنچ چکا ہے۔ اور دن بدن ان کا حشر کیا کچھ ہو رہا ہے۔ اور آگے کیا کچھ ہوئے گا۔

ندانم بر سرم فردا چہ آید
بطور دیگر امشب مے طپید دل

(باقی آئندہ)

KHILAFAT LIBRARY

ضروری اطلاع

ان دوستوں کا سال جن کے اسما معہ نمبر خریداری درج ذیل ہیں۔ اخیر مئی تک ختم ہوتا ہے۔ ان سب کے نام یکم مئی کو وی پی ہوں گے۔ اگر کسی صاحب کو کسی وجہ سے آئندہ سال کے لئے نور کا ساتھ دینا منظور نہ ہو۔ تو ۲۵ اپریل سے پہلے پہلے دفتر نور میں اپنے ارادہ سے ضرور اطلاع دیدیں۔ جو دوست نور سے جدائی اختیار کرتے ہیں۔ اگرچہ ان پر ایک گونہ افسوس تو ضرور ہوتا ہے۔ کہ وہ نور جیسے مجاہد اور غازی پرچہ۔ جو تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کا واحد ذریعہ ہے۔ کے لئے تین روپیہ سال کی تھوڑی رقم بھی قربان نہیں کر سکتے۔ مگر ان لوگوں کی بے اعتنائی کا کیا کہنا۔ جو پیشتر اطلاع ملنے کے بھی خاموش رہتے ہیں۔ اور وقت پر وی پی واپس کر کے۔ دفتر نور کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا یہ اخلاقی گناہ ناقابل عفو ہے۔ اگر وہ ایک مجاہد پرچہ کی اعانت نہیں کر سکتے۔ تو نقصان پہنچا کر حوصلہ شکنی کیوں کریں۔

۲۹	ایس ایم محمد امین صاحب	۲/ے	۱۹۱	سید محمد حسین شاہ صاحب	۲/ے
۵۲	منشی محمد حسین صاحب	صہ	۱۹۲	بابو اعجاز حسین صاحب	۲/ے
۶۵	بابو سراج الدین صاحب	ضہ	۱۹۳	ڈاکٹر خواج احمد صاحب	۲/ے
۶۹	سید عبد الحمید صاحب	۴/ے	۱۹۴	جناب احمد اللہ خان صاحب	۲/ے
۸۰	جناب عبد الحمید صاحب	۲/ے	۱۹۵	بابو محمد عمر صاحب	۲/ے
۸۲	بابو اکبر علی صاحب	صہ	۱۹۶	مستری کریم بخش صاحب	۲/ے
۸۱	شیخ علی گوہر صاحب	۲/ے	۱۹۸	ڈاکٹر شمس الدین صاحب	۲/ے
۸۶	سیٹھ علی محمد صاحب	۲/ے	۱۹۹	چوہدری اللہ داد خان صاحب	۲/ے
۸۳	مولوی شمس الدین صاحب	۲/ے	۲۰۰	قریشی عبد المجید صاحب	۲/ے
۸۸	جناب احمد جان صاحب پنیالی	۲/ے	۲۰۱	چوہدری فقیر محمد صاحب	۲/ے
۸۹	کپتان میجر نواب احمد نواز خان صاحب	صہ	۲۵۶	ملک سعید احمد صاحب	۲/ے
۹۰	منشی فرزند علی صاحب	۲/ے	۲۵۹	میرزا غلام سرور صاحب	۲/ے
۹۱	بابو محمد شفیع صاحب	۲/ے	۲۶۰	منشی محمد عثمان صاحب	۲/ے
۹۲	جناب نواب محمد عبد اللہ خان صاحب	۱۰/	۲۶۱	جناب فتح محمد صاحب بھنگل	۲/ے
۹۳	بابو محمد عالم صاحب	صہ	۳۰۹	جناب محمد عزیز صاحب احمدی	۲/ے
۱۱۳	مولوی محمد الدین صاحب	۲/ے	۳۴۰	شیخ غلام رسول صاحب	۲/ے
۱۱۶	بابو ظہور الحسن صاحب	۲/ے	۳۴۱	بابو فضل الٰہی صاحب	۲/ے
۱۲۳	جناب محمد یعقوب صاحب	۲/ے	۳۴۲	ملک سراج الدین صاحب	۲/ے
۱۲۴	جناب خان محمد دلاور خان صاحب	صہ	۳۴۴	خانزادہ میرزا افضل خان صاحب	۲/ے
۱۰۰	منشی مہر الدین صاحب	۲/ے	۳۱۶	ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب	۲/ے
۱۴۹	بابو فیروز الدین صاحب	۲/ے			

ایک اور ضروری اطلاع

یہ دوست جن کے نام معہ نمبر خریداری نیچے درج کئے جاتے ہیں۔ ایک ایک دو دو مرتبہ نور کا وی پی بمد امانت رکھوا کر واپس کر چکے ہیں۔ اور میں اب تک حسن ظنی سے یہی سمجھتا ہوں۔ کہ درحقیقت ان دوستوں کا منشا وی پی وصول کرنے کا تھا مگر وقت پر قیمت میسر نہ آنے سے یا بھول جانے یا کسی اور وجہ سے وی پی واپس ہوئے۔ ورنہ یہ کس دوست سے توقع ہو سکتی ہے۔ کہ وہ جان بوجھ کر نور جیسے مجاہد اور غازی پرچہ کا وی پی واپس کر دے۔ جو تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا واحد ذریعہ ہے۔ اب ان دوستوں کے نام یکم مئی کو انشاء اللہ وی پی ہوں گے۔ اور مجھے قوی توقع رکھنی چاہیئے۔ کہ یہ دوست اس مرتبہ ضرور ایسے مجاہد اور غازی پرچہ کا وی پی وصول فرما کر خصوصیت سے دعا اور شکریہ کا موقعہ دیں گے۔ باوجود نور کو تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا واحد ذریعہ مانتے ہوئے۔ اگر پھر بھی کسی صاحب کو نور کا وی پی وصول کرنے میں کچھ تامل ہو۔ تو وہ صاحب ۲۵ اپریل تک ایک کارڈ کے ذریعہ اور اگر پوسٹ کارڈ پر بھی دو پیسے خرچ کرنا دوبھر سمجھیں۔ تو پھر بیرنگ خط کے ذریعہ اطلاع دینا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔ تاکہ نور جس کا فنڈ پہلے ہی کمزور ہے۔ وی پی کے خواہ مخواہ کے اخراجات سے بچے۔

	خلیفہ سراج الدین صاحب	۴/ے	۸۰	امیر جماعت احمدیہ نوشہرہ	۴/ے
۱۶۲	شیخ اصغر علی صاحب	۱۰/ے		جناب محمد عزیز اللہ صاحب	۴/ے
۸۱	چوہدری احمد بخش صاحب	۴/ے	۶۱	میاں معراج الدین صاحب	۴/ے
۳۳	اخوند زادہ محمد اکبر خان صاحب	۴/ے	۱۸۶	بابو قمر الدین صاحب	۴/ے
۱۵۹	میرزا محمد جمیل بیگ صاحب	۴/ے	۳۴۴	بابو غلام محمد صاحب	۴/ے
۱۳۹	سید مبارک علی شاہ صاحب	۴/ے		جناب حیدر علی صاحب	۴/ے
۱۳۶	جناب عبد الغنی صاحب	۲/ے	۱۴۸	منشی محمد اسمٰعیل صاحب	۴/ے
۱۴۱	میاں فقیر محمد صاحب	۱۲/عہ	۱۴۳	جناب عبد العزیز صاحب	۴/ے
۱۷۴	میاں حیات محمد صاحب	۴/ے	۱۴۷	راجہ عبد اللہ خان صاحب	۴/ے
۳۳۱	مولوی کریم الدین صاحب	۴/ے			

ہماری عید ایک آریہ اخبار کی نظر میں

۲۰ اپریل پرتاب کا لکھنا ہے کہ ۱۸ اپریل کو مسلمانوں نے عید منائی۔ اس دن تمام قوم خوشی کے گھر میں تھی۔ وہ مزے اڑا رہی تھی کھیلتی تھی اور کودتی تھی ہر ایک مسلمان بچہ کی یہی خواہش تھی۔ کہ وہ نئے کپڑے پہن کر نکلے۔ ہر ایک مسلمان کو اس وقت ایک ہی خواہش ہو۔ یہ سنگھٹن کا کوئی کم سبق نہیں ایک شہر یا ملک کے مسلمان نہیں بلکہ دنیا بھر کے مسلمان ایک ہی طرح سوچیں۔ اور ایک ہی طرح کریں۔ یہ ایک ایسا نظارہ ہے۔ جو دوسری قوموں میں کم ملتا ہے یہی مسلمانوں کی طاقت کا راز ہے۔ اس دماغ کی تعریف کرنی چاہیئے جسمیں سب سے پہلے یہ خیال پیدا ہوا۔

پنجاب گورنمنٹ اور ہندو اخبار

لاہور کے ہندو اخبار گورو گھنٹال نے بعض مسلمان بادشاہوں کے متعلق نہایت ناپاک الفاظ کا استعمال کیا ہے غازی محمد بن قاسم فاتح سندھ کے متعلق اپنے ہولی نمبر مورخہ ۲۱ مارچ میں لکھا ہے۔

"شیطان سیرت محمد بن قاسم" یہ خبر سے سرخی ہے۔ آگے تمہید میں لکھا ہے:۔

"جو لوگ آج محمد بن قاسم جیسے ظالم بلکہ شیطان سیرت انسان کی یادگار منانے کے لئے زور دے رہے ہیں وہ کل کو محمود۔ تیمور علاؤ الدین اورنگ زیب اور نادر شاہ جیسے ظالم بے رحم ڈاکوؤں کی یادگار منانے کے لئے بھی تیار ہو سکتے ہیں"

KHILAFAT LIBRARY

"کاغذی گھوڑے نہیں چلتے ہیں اب الہام کے"

آریوں نے خوان توڑے دعوت اسلام کے
پرچ پیالے اب تو خالی رہ گئے ہیں نام کے
وید کے پرکاش نے کھولی ہیں آنکھیں ہند کی
کاغذی گھوڑے نہیں چلتے ہیں اب الہام کے
حضرت ابلیس دھوکا جس خدا کو دے گئے
شیخ صاحب! سچ تو کہئے وہ خدا کس کام کے
کب بہلا دانا کہے ہیں آسمانی وہ کتاب
جس میں ہوں مذکور قصے یوسف و بہرام کے
قتل کی دھمکی سے روکے رک نہیں سکتا یہ کام
سر بکف ہم بھی ہیں حضرت منتظر انعام کے
حق پسند کو آپ نے مرتد کہا یہ خوب ہے
پوچھئے سچ تو ہیں مرتد مولوی اسلام کے
دیکھنا لہرائے گا مکہ میں جھنڈا اوم کا
حق پرست ہوں گے بھی یہ بُت پرست اسلام کے

"جہاں بھر کو آرج بنانا پڑے گا"

کیا قتل ہے گمرہوں نے سوامی انہیں سیدھا رستہ دکھانا پڑیگا
حکم وید اقدس کا اب مان کرکے جہان بھر کو آرج بنانا پڑیگا
ہے بگڑا ہوا قوم کا ہاضمہ سب اسے چورن شدھی کھلانا پڑیگا
کئے ہضم تے جسطرح ہون ور ببر وہی ہاضمہ پھر دکھانا پڑے گا

پکڑ کر کے ہاتھوں میں ویدوں کا جھنڈا
مدینہ و مکہ ہلانا پڑے گا،

(آریہ ویر راولپنڈی ۹ مارچ)

جلی اشعار خصوصیت کے ساتھ قابل غور ہیں

اسلام کیسے پھیلا؟

اسلام نے اپنے روز پیدائش سے ہی دنیا کے امن کو مخدوش کئے رکھا ہے۔ اس کی خود پرستی، زر پرستی، حکومت پرستی اور حرص پرستی نے خرمن امن کو تباہ و برباد کرنے کا گویا ٹھیکہ ہی لے رکھا ہے۔ یہ جہاں بھی گیا۔ جس طرف کا بھی رخ کیا۔ قتل و غارت لوٹ مار، جبر و تشدد اور سب سے بڑھ کر جبراً تبدیلی مذہب کی .. بیش بہا نعمتوں کو بیدریغ ہو کر کھلے ہاتھوں بانٹتا رہا" (آریہ گزٹ، ۱۸ مارچ)

"اور پھر جبکہ قرآن میں صرف اسلام کو ہی خدائی دین کہا گیا ہو۔ اور کئی ایک کفر انگیز باتوں کے علاوہ جس میں متعہ تک کی تعلیم موجود ہو۔ طلاق و نکاح کے عجیب و غریب مسائل کے علاوہ زینب اور زید کے قصے مرقوم ہوں۔ اس کی تعلیم کا فحش اور گندہ ہونا کیونکر برا کہا جائے"! (آریہ ویر راولپنڈی، ۲۷ مارچ ۱۹۲۷ء)

اسلامی مسائل کا فوٹو

(۲۶) اگر کسی عورت نے ایک لڑکے کو باری باری دودھ پلایا تو جب تک ایک عورت کا دودھ پندرہ پندرہ مرتبہ پیا نہ پیا جائے۔ اس وقت تک حرمت حاصل نہ ہوگی+ یعنی وہ لڑکا اس سے نکاح کر سکتا ہے (کتاب مذکور صفحہ ۳۰)

(۲۷) مملوکہ لونڈیوں کے لئے کہ جن سے مالک ملک کے طریق پر ہمبستر ہوتا ہو۔ قسمت نہیں ہے۔ کتاب مذکور صفحہ ۱۶۱

(۲۸) اگر محرم باندی خرید لے تو مشتری کو اختیار ہے۔ کہ اس کو احرام کی قیدوں سے نکال لے۔ اور اس سے صحبت کرے۔ کنز الدقائق صفحہ ۹۰

(۲۹) باپ کا نکاح اس کی بیٹی سے جائز ہے۔ جو اس کے نطفہ سے بوجہ حرام پیدا ہوئی ہے
تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۲۷۰

(۳۰) اگر کسی ایسی عورت سے عقد کیا جائے جس سے نکاح کرنا حلال نہ ہو۔ اور پھر اس کے ساتھ صحبت کی جائے تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایسا کرنے والے پر کوئی حد شرعی قائم نہیں ہو سکتی۔ کتاب ہدایہ باب الحدود

(۳۱) **حیوان سے جماع جائز ہے۔ اس کو زنا نہیں کہہ سکتے**۔ ہدایہ مطبع مصطفائی جلد اول صفحہ ۴۹۰

(۳۲) سوتیلی دادی سے نکاح جائز ہے
مولوی ثناء اللہ صاحب کا اخبار اہلحدیث ۱۱ شوال ۱۳۳۴ھ

(۳۳) اگر نابالغ لڑکی سے نکاح کیا۔ اور صحبت کر کے طلاق دیدی۔ اور بعد گذرنے عدت کے بالغ ہو کر اس لڑکی نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا۔ اب اس شوہر اول کو باوجود اس سے صحبت کر کے طلاق دینے کے اس اپنی مطلقہ عورت کی لڑکی سے بھی نکاح کر لینا جائز ہے۔
غایۃ الاوطار ترجمہ در المختار جلد صفحہ ۱۲

(۳۴) خلیفہ مامون کنیز زادہ تھا۔ المامون صفحہ ۱۴
(آریہ ویر راولپنڈی ۲۸ فروری)

"اس تعلیم اور اس لٹریچر کے ساتھ اسلام اپنے پیرووں کی دنیا و مافیہا کا دشمن اور اپنے ہمسایوں کے جان و مال اور عزت و آبرو کے لئے باعث خطر ہے"!
(پرکاش ۵ مارچ ۱۹۲۷ء)

"اب مسجدیں گرینگی مندر تیار ہوں گے
شیطان کے ہیں بیٹے کعبہ میں خوار ہونگے
داڑھی کو پہلے دیکھو۔ جھاڑو کی کیا ضرورت
یہ آڑ ہے دغے کی کیوں نہ مکار ہونگے
اے دوستو نہ کرنا تم اعتبار ان کا
لم داڑھیے رہیں! ملا پورے عیار ہونگے

+ یہی لکھا ہے کتاب کا حوالہ نہیں ہے

ستیہ دھرم پرچارک امرتسر ۲۴ مارچ اس نظم کے درج کرنے کے بعد یہ اخبار بمصداق چہ دلاوراست دزدے کہ بکف چراغ دارد لکھتا ہے کہ ہم تمام ہندوؤں کو تنبیہ کرتے ہیں کہ ایسی نظموں سے احتراز کریں۔ مسلمانوں کی جانب سے کوئی ایسی نظم شایع بھی ہو تو صبر کریں۔ مگر کیا یہ بناوٹی صفائی اخبار مذکور کے دریدہ دہنی کو کم کر سکتی ہے۔ یہ تو عذر گناہ بدتر از گناہ ہے۔

نور سینہ پر پتھر رکھکر ہندو اخبارات کے جو ندکورہ بصدر اقتباسات درج کئے گئے ہیں۔ وہ اپنی تلخی اور امن شکنی کی خود شہادت بولتی تصاویر ہیں مسلمانوں کے بزرگوں کو شیطان مسلمانوں کو بت پرست مکہ اور مدینہ کو ہلاما اور اسلام قتل وغارت لوٹ مار جبر وتشدد کا نام ہے۔ اسلامی تعلیم کے فوٹو کے تحت میں جو کچھ اسلام کے برخلاف آریہ ویر راولپنڈی میں لکھا گیا ہے۔ کیا وہ اس لئے درست ہو سکتی ہے۔ کہ اس کے ساتھ بعض غیر معروف کتابوں کے حوالے دیئے گئے ہیں۔ اگر یہ کلیہ درست تسلیم کرلیا جائے۔ تو کیا پھر مسلمانوں کو بھی اجازت ہو سکتی ہے کہ وہ بھی ہندوؤں کی مسلمہ کتب سے بعض ہوشربا واقعات پبلک میں لانے کا یارا کریں۔ مگر مسلمانوں کے لئے تو غالباً حرف شکایت لب پر لانا بھی قریباً جرم ہے اور پھر اسلام کے متعلق آریہ اخبارات کا یہ کہنا کہ دنیا و مافیہا کا دشمن اور اپنے ہمسایوں کی جان و مال کے لئے موجب خطرہ ہے۔ کیا یہ اسلام کے کروڑہا افراد کے جذبات کے ساتھ کھیلنا نہیں ہے۔ اور ستیہ دھرم پرچارک کی گستاخانہ نظم۔ اگر اس امن سوز نظم کے متعلق گورنمنٹ کی طرف سے ستیہ دھرم پرچارک کو گوشمالی ہو چکی ہے تو ہم گورنمنٹ کی مشکور ہیں۔ اگر نہیں تو ہم گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہیں۔ ورنہ یہ لازمی ہے کہ جب بھی کسی فریق کی طرف سے دوسرے فریق کے جذبات ٹھکرائے جائیں گے الٹا سے آواز بازگشت کا پیدا ہونا ایک قدرتی امر ہے۔ اور پھر باوجود زیادہ سے زیادہ جوش دلانے پر بھی مسلمانوں نے کبھی دامن تہذیب ہاتھ سے نہیں چھوڑا اگر مسلمان بھی ہندوؤں کے بزرگوں ان کی کتابوں ان کے مذہب وغیرہ کی نسبت آریوں کی طرح سوزندہ اور جذبات کو بھڑکانے والے طریق کو استعمال میں لائیں۔ تو پھر نوبت کہاں تک پہنچ سکتی ہے لہذا جہاں ہم گورنمنٹ کو توجہ دلانا ضروری سمجھتے ہیں۔ وہاں اپنے آریہ دوستوں کو بھی یہ نصیحت کرتے ہیں کہ وہ ہمسایوں کے جذبات کا ادب کرنا سیکھیں۔ آخر ہم نے دیوار بدیوار رہنا ہے۔ تو پھر کیوں نہ دوستانہ طریق سے رہیں۔ ورنہ کوئی شخص دوسرے کے جذبات کی بے حرمتی کرتا ہوا۔ خود بھی قدرت سے اچھے ثمر کا امیدوار نہیں ہو سکتا۔

KHILAFAT LIBRARY

منوجی مہاراج کا انصاف

جس ملک کا بادشاہ گنہگاروں کی گناہ سے جمع کی ہوئی دولت کو نہیں لیتا۔ اس ملک میں آدمیوں کی عمر بہت بڑھ جاتی ہے۔ منوشاستر ۹/۲۴۶

(خاکسار) منوشاستر کی کیسی تعجب انگیز تعلیم ہے کہ دولت تو گنہگاروں کی بادشاہ نہ لیوے۔ اور عمر دوسرے آدمیوں کی بڑھ جاوے یہ معمہ سمجھ سے باہر ہے

جس طرح ویشیہ لوگ جو غلہ بوتے ہیں۔ وہ غلہ علیحدہ علیحدہ پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح اس راجہ کے راج میں لڑکے بھی نہیں مرتے۔ اور نہ کوئی لڑکا کسی عضو سے محروم پیدا ہوتا ہے۔ منوشاستر ۹/۲۴۷

(خاکسار) تناسخ کے معتقدوں کو غور کرنا چاہیئے کہ سب کے اعضا کا کم یا زیادہ ہونا راجہ کے اعمال پر موقوف ہے اور لڑکوں کی موت بھی آنا راجہ کے اعمال پر موقوف ہے گذشتہ اعمال کا اس میں کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ لہذا بموجب شہر یہ منوشاستر آواگون کا مسئلہ بالکل بیکار ہو گیا۔ دوئم جواب یہ ہے کہ ہر شخص اس کو جانتا ہے کہ لڑکے ضرور . . . . . مرتے ہیں۔ خواہ وہ کسی راجہ یا بادشاہ کی عملداری میں پیدا ہوں۔ اور اس قسم کے لڑکے بھی ہر ایک راج میں پیدا ہوتے ہیں کہ کسی کے کوئی اعضا کم ہوتا ہے۔ کسی کے زیادہ ایسی خلاف قدرت تعلیم کو کوئی معقول پسند تسلیم نہیں کر سکتا۔ یا ہمیں منوشاستر کو صحیح ماننے والا کوئی ایسا مقام بتا وے۔ کہ جس راجہ کے راج میں لڑکے نہ مرتے ہوں۔

سب ڈشٹوں میں بڑا ڈشٹ سنار ہے۔ وہ جب قصور کرے تو جرم کے موافق تھوڑے تھوڑے عضو کو چھری سے کاٹے۔ منوشاستر ۹/۲۹۲

(خاکسار) منوجی مہاراج نے سنار کے ساتھ یہ سلوک کیوں روا رکھا۔ اس کی حقیقت ہماری سمجھ سے باہر ہے۔

راجہ وقت مصیبت میں بھی براہمنوں کو خشمگیں نہ کرے کیونکہ ان کے غصہ کرنے سے راجہ معہ فوج وسواریوں کے نیست ونابود ہو جاتا ہے۔ منوشاستر ۹/۳۱۳

(خاکسار) یہ اشلوک بھی کیسا حیرت انگیز ہے برہمنوں کے غصہ کرنے سے راجہ کیوں معہ فوج کے نیست و نابود ہو جائیگا۔ برہمنوں کے رضامند ہونے سے نہ راج مل سکتا ہے اور نہ ناراض ہونے سے راج جا سکتا ہے۔ یہ بالکل طرفداری کی باتیں ہیں۔ اور ملاحظہ کیجئے کہ برہمنوں کے مرتبہ کو کیسا بڑھا بڑھا کر دکھایا ہے

جن براہمنوں نے اگن کو سرب بھکشی اور دریا سمندر کو کھاری اور چندرماں کو کشٹی روگ والا کیا۔ ان برہمنوں کو خشمگیں کرا کے کون فانی نہ ہوگا۔ منوشاستر ۹/۳۱۴

جو براہمن غصہ میں آکر ایک راجہ کو تخت سے اتار کر دوسرے کو راج دیدے۔ اور عالموں کو شاستر ارتھ میں آکر بے علم ثابت کردے۔ اوس براہمن کو تکلیف دے کر کون شخص دولت حکومت حاصل کر سکتا ہے۔ منوشاستر ۹/۳۱۵

جن براہمنوں کی دولت دیوی ہے ان کی پناہ میں لوک اور دیوتا رہتے ہیں۔ ان براہمنوں کو زندگی کی خواہش رکھنے والا کون مارے گا۔ منوشاستر ۹/۳۱۶

(خاکسار) ناظرین دیکھئے آپنے برہمن کی وقعت برہمن کی شان میں کیا کچھ کہا گیا ہے۔ اور پرمیشور کو برہمنوں کی بڑی خاطرداری منظور تھی۔ یہ اعلیٰ اختیارات اور قدر و منزلت کسی اور قوم کو نہیں دیئے گئے۔ کیا منوشاستر کے مصنف برہمن دیوتا تو نہیں ہیں۔ جو ان کو ایسے اختیارات دیتے ہیں

براہمن خواہ پر کرتی کا علم پورا جاننے والا ہو یا نہ ہو وہ بڑا دیوتا ہے۔ منوشاستر ۹/۳۱۷

اگرچہ برہمن دنیاوی کاموں میں غلطی بھی کرے تو بھی ایشور کا جاننے والا ہونے سے پوجنے کے قابل ہے۔ منوشاستر ۹/۳۱۹

منشی محمد داؤد صاحب از مقام ... ارسال کردہ

KHILAFAT LIBRARY

"آریہ مذہب کی حقیقت"

اس کتاب میں آریہ مذہب کی حقیقت کو اظہر من الشمس کیا گیا ہے۔ زمیندار اور مسلم آؤٹ لک کی یہ رائے ہے کہ آجتک جسقدر کتابیں آریہ مذہب پر لکھی گئی ہیں ان سب پر یہ فوقیت لیگئی ہے

(قیمت ایک روپیہ)

"مسلمانوں کے احسان سکھوں پر"

قیمت (پانچ آنے)

مسلمانوں اور سکھوں میں نااتفاقی پیدا کرنیکے لئے بعض عیار لوگوں نے سکھوں کے برخلاف مسلمانوں کے فرضی مظالم کے جسقدر قصے گھڑے ہیں وہ کسی تشریح کے محتاج نہیں یہ کتاب ان کا بہترین تریاق ہے۔ اسے بڑھکر اسکی قبولیت کیا ہو سکتی ہے کہ سکھوں کے مشہور اخبار لائیل گزٹ نے اس مضمون کو اپنے اخبار میں درج کیا

"ہندو دھرم کی حقیقت"

سناتنی ہندو جن کی تعداد کروڑوں ہے۔ اور جنمیں تبلیغ بھی نسبتاً آسان ہے۔ آجتک اس وسیع قوم میں تبلیغ کیلئے کوئی کتاب نہیں لکھی گئی یہ اپنی قسم کی ایک ہی کتاب ہے ہندوؤں کی سب کتب کا عرق نکالکر رکھدیا گیا ہے۔

(قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ)

"سکھ اور مسلمان"

یہ ایڈیٹر نور کا وہ معرکتہ الآرا لیکچر ہے جو ۲۶ دسمبر ۲۵ء کو مرکزی سالانہ جلسہ قادیان میں دس بارہ ہزار کی حاضری میں دیا گیا اور اس قدر مقبول ہوا کہ لوگوں کے اشتیاق پر طبع کرایا گیا۔ قیمت صرف ۶ر

"ست اوپدیش"

سکھ مذہب میں تبلیغ کے لئے یہ ایک ہی کتاب ہے جس نے اسکوٹر ہال وہ عش عش کرا اٹھا۔ خود حضرت خلیفۃ المسیح ثانی فرماتے ہیں کہ "مجھے یہ کتاب بہت ہی پسند آئی" اب تو صرف چند کاپیاں ہی باقی ہیں قیمت صرف ایک روپیہ

"قضیہ گائے"

گائے کا سوال ہندو و مسلمانوں کے لئے جسقدر موجب الجھن ہو رہا ہے اسکی گرہ کشائی کرتے کرتے بڑے بڑے لیڈروں کے ناخن کند ہو گئے اس ٹریکٹ میں ویدوں شاستروں وغیرہ کے مستند حوالجات سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ قدیمی زمانہ میں گائے کا سوال کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا تھا قیمت ۲ر

ایک آریہ کے چھ سوالوں کا جواب

پروفیسر رام دیو گورو کل کانگڑی کے اسلام کے برخلاف مشہور لیکچر کا مدلل اور مسکت جواب ہے۔ جو سنہ ۱۹۲۶ء میں آریہ سماج لاہور کے جلسہ پر دیا تھا اور وہ تو اور خود پروفیسر موصوف نے ۶ فروری کے پرکاش میں اس جواب کی تعریف کی

(قیمت صرف ۴ر)

"تفسیر سورہ اخلاص"

یہ تفسیر جناب شہزادہ صوفی عبدالمجید خاں صاحب مبلغ ایران کی قلم گوہر رقم کا نتیجہ ہے صوفیانہ لطائف کی وہ بارش ہے۔ کہ ایک دفعہ تو مردہ ارواح بھی وجد میں آکر رقص کرنے لگتی ہیں۔ ہدیہ صرف ۶ر

ملنے کا پتہ: مینجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

KHILAFAT LIBRARY

موتی سرمہ رجسٹرڈ

یہ امر تو اب اظہر من الشمس ہو چکا ہے کہ ہمارا ساختہ موتی سرمہ رجسٹرڈ ضعف بصر
گرے۔ خارش چشم۔ جلن۔ پھولا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ گوہانجنی۔ رتوند
ناخونہ۔ ابتدائی موتیا بند غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔
قیمت فی تولہ صرف دو روپے آٹھ آنے

ریلوے انسپکٹر کی شہادت

جناب بابو فقیر اللہ صاحب پی ڈبلیو انسپکٹر گولڑہ جنکشن لکھتے
ہیں کہ میں نے کئی اشتہاری سرمے استعمال کئے۔ کچھ فائدہ نہ ہوا۔ مگر آپ کے سرمہ کی جتنی
تعریف کی جائے کم ہے۔ اس کے چند روز کے استعمال سے ہی عینک کی عادت جاتی
رہی۔ اللہ آپکو اس کا اجر عظیم دے۔ فائدہ عام کیلئے آپ میری یہ شہادت ضرور شائع کریں

اکسیر معدہ

کمزور معدہ انسانی زندگی کو نکما بنا دیتا ہے۔ گرمی کے دنوں میں تو قریباً ہر ایک معدہ
خراب ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ درد شکم۔ اپھارہ۔ بادگولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا بدہضمی
کمی بھوک۔ ترش ڈکاریں۔ قے۔ جی کا متلانا۔ ہیضہ جگر و تلی کا بڑھ جانا وغیرہ ہوتا ہے
اکسیر معدہ نہ صرف ان عوارض کو دور کرتی بلکہ ہاضمہ کو تیز معدہ کو طاقت دیتی
اور رنگ کو نکھارتی ہے۔ یہ دوا ہر ایک بال بچے والے گھر میں ہر وقت موجود رہنی
چاہیئے۔ کیونکہ صحت کا مدار قوی معدہ پر ہے۔ اگر آپ کو کھانا خوب ہضم
ہوتا ہے۔ وقت پر بھوک لگتی ہے تو آپ کے لئے سادہ غذا بھی نعمت عظمیٰ
سے کم نہیں ہے۔ اگر یہ بات نہیں تو پھر مرغن اور لذیذ غذائیں بھی
محض وبال ہیں۔ اس لئے اگر آپ اپنی معدہ کو قوی بنا کر لطف زندگی
سے بہرہ اندوز ہونا چاہتے ہیں۔ تو آج سے ہی اکسیر معدہ کا استعمال
شروع کر دینا چاہیئے۔ قیمت ایک شیشی صرف دو روپے

اکسیر البدن رجسٹرڈ

اگر آپ کی طبیعت پژمردہ چہرہ زرد سر یا کمر میں درد حافظہ کمزور کسی کام پر دل نہ لگتا
چلتے وقت دم چڑھ جاتا۔ پنڈلیوں میں درد سی محسوس ہوتی۔ ہاتھ پاؤں پھولتے۔ قوت
جواب دے چکی ہو تو آپ آج سے ہی اکسیر البدن رجسٹرڈ کا استعمال شروع کر دیں یہ دوا کیا ہے
گویا طبی دنیا میں **ایک حیرت انگیز انقلاب** ہے۔ یہ دوا شاہی حکیم حضرت مولانا
نور الدین صاحب کا مجرب و نایاب نسخہ ہے **نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد
بنانا اس دوا پر ختم ہے**۔ ناگہانی بیماریوں سے محفوظ رکھنے۔ بھوک کو کھولنے حافظہ کو
تیز کرنے، رنگ کو نکھارنے۔ دل و دماغ کو تقویت دینے، پٹھوں کو مضبوط بنانے اور
قبل از وقت بالوں کو سفید ہونے سے بچانے۔ خوشی و نشاط پیدا کرنے۔ اعضائے رئیسہ اور
شریفہ کی زائل شدہ قوت کو بحال رکھنے۔ گری ہوئی جوانی کے قیام اور ضعیفی کی حفاظت چہرہ کو شگفتہ
دماغ کو روشن اور جسم کو چست و چالاک بنانے گذشتہ امنگوں اور زائل شدہ آرزوں کو واپس لانے کیلئے
یہ اپنی نظیر آپ ہی ہے یہ دوا کیا ہے **حیات انسانی کیلئے نادر و نایاب تحفہ ہے** دل میں نئی امنگ
اعضا میں نئی ترنگ اور دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا اسی کا کام ہے مختصر یہ کہ ہر قسم کی بدنی و دماغی
کمزوری کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ صرف وہی لوگ طلب کریں جو جائز طور پر حاجتمند ہوں۔ ایکماہ کی خوراک قیمت صہ

ایک حکیم کی شہادت

حکیم پیر سراج الحق صاحب نعمانی سرساوی لکھتے ہیں کہ یہ دوا مجھے
بہت ہی مفید ثابت ہوئی۔ اعصابی کمزوری درد کمر نزلہ اور سستی
کافور ہو گئی۔ بھوک کھل گئی بیشک یہ دوا ہر مرد و عورت پیر و جوان کے لئے بہت مفید ہے

موتی دانت پوڈر رجسٹرڈ

حکما اور ڈاکٹروں کا یہ متفق فیصلہ ہے۔ کہ گندہ منہ اور میلے دانت ہزارہا بیماریوں
کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو مقدم و ضروری سمجھتے ہیں۔ تو آج سے
ہی موتی دانت پوڈر کا استعمال شروع کر دیں۔ جو دانتوں کی کل بیماریوں کو
دور کرتا۔ انہیں فولاد کی طرح مضبوط بناتا۔ اور موتیوں کی طرح چمکاتا۔ بدبو
دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ گوشت خورہ دانتوں
سے خون یا پیپ کا آنا۔ دانتوں پر میل جمنی۔ یا ان کا زرد رنگ رہنا اور منہ
سے پانی آنا۔ غرضیکہ جملہ امراض دنداں کے لئے یہ موتی دانت پوڈر اکسیر
کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ

منیجر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی شہادت

جناب مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے سابق
مسلم مشنری شکاگو امریکہ حال منیجر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان لکھتے ہیں کہ میں نے
یہ موتی دانت پوڈر استعمال کیا بہت مفید پایا۔ علاوہ دانتوں کو سفید اور صاف کرنے کے یہ مسوڑوں کے لئے بھی نہایت مفید ہے۔ میرے ایک دانت میں درد تھی اسمیں بہت حد تک تخفیف ہو گئی

ملنے کا پتہ:۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

اللہ شافی

سانپ اور بچھو کے کاٹے سے مت ڈرو

چونکہ

قرص دافع زہر بچھو و سانپ تیار ہو گئے ہیں

کیونکہ موسم گرما میں بچھوا ور سانپ کی کثرت ہو جاتی ہے جس کے باعث اکثر لوگ ان کے کاٹے ہوئے زہریلے اثر سے پریشان پھرا کرتے ہیں۔ اور بروقت کسی مجرب دوا کے نہ ملنے کے جھاڑ پھونک کروانے پر مجبور ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ان کی تکلیف میں کوئی خاص کمی واقع نہیں ہوتی ہے۔ لہٰذا پبلک کے نفع و آرام کی خاطر یہ قرص جو کہ سانپ اور بچھو کے زہریلے اثر کو دور کرنے میں نہایت مجرب ثابت ہوئے ہیں اور جن کے لگاتے ہی زہریلا اثر دور ہو کر آرام ہونے لگتا ہے مشتہر کئے ہیں۔ پس ایسی نفع بخش دوا ہر ایک بال بچے والے گھر میں ہونا باعث آرام ہے۔ تاکہ وقت بے وقت اور رات بے رات کام آئے۔

قیمت ۱۲ قرص ٹکیہ کی ۱ عہ معہ ترکیب استعمال خرچ پارسل ذمہ خریدار

نوٹ۔ فرمائش کے ہمراہ ٹکٹ لفافے میں بند کر کے روانہ فرما دیجئے ورنہ تعمیل نہیں ہو گی۔ **المشتہر**

منیجر شفاخانہ سعادت منزل متعلقہ حکیم میر سعادت علی صاحب معالج امراض کہنہ متصل چوک لب پاشاہ علی بنڈہ حیدر آباد دکن

KHILAFAT LIBRARY

بالکل بے تعصب اردو زبان کی نرالی تصنیف ۳/۴

قران اعظم سے آواگون کا ثبوت۔ ہندو قوم نے جس طریق سے آواگون کو مانا ہے غلط ہے عبادت کا طریقہ۔ مرنے کے بعد ہندو مسلمانوں کی روح کا کیا حشر ہوتا ہے۔ روح مسلمان ہے یا جسم کب تقدیر بدلتی ہے۔ اور کب نہیں بدلتی، کون مشرک اور بت پرست نہیں ہے۔ خدا اور بندہ کا کیا تعلق ہے۔ کاتب تقدیر کون ہے۔ عالم صغیر اور عالم کبیر کہاں ہے خواب اچھا اور برا کیوں ہوتا ہے۔ قبر سے روح کا کیا تعلق ہے۔ کیا تعلق رہتا ہے۔ کب حشر یعنی جسم نہیں ہوتا کون دعا بیکار ہے صفحہ ۱۶ معہ فوٹو مصنف قیمت ۳/ دیگر فالنامہ جعفر دیکھکر کام کرو نقصان نہ ہوگا قیمت ۸/

ملنے کا پتہ غلام محمد سرور خان قلندری مالک ہوٹل قطب روڈ دہلی

قران شریف کا ترجمہ سیکھنے والوں کیلئے خوشخبری ۳/۴

صاحبو! میں نے ایک تفسیر ربانی نامی قران شریف کی لکھی ہے۔ جو تیس پاروں کی مکمل ہو چکی ہے۔ اور اب پارہ پارہ کی صورت میں چھپ رہی ہے جس کا پہلا اور دوسرا تیسرا پارہ چھپ گیا ہے۔ چوتھا چھپ رہا ہے۔ اسی طرح باقی بھی یکے بعد دیگرے چھپتے جائیں گے۔ تفسیر ربانی کی طرز یہ ہے۔ کہ پہلے قران شریف کی ہر ایک آیت کے ہر ایک لفظ یعنی اسم فعل حرف کے اردو میں اصلی معنی صرف و نحو لغات کے لحاظ سے کئے۔ پھر اسی لفظ کے آخر میں وہ مرادی معنی لکھا۔ جو آیت میں لکھا جائیگا۔ پھر ان تمام لفظوں کو اکٹھا کر کے آیت بنایا اور اس آیت کا لفظ بلفظ علیحدہ علیحدہ اردو میں ترجمہ کیا۔ اور بعد میں اس آیت کا شان نزول حدیث و تفسیر کی معتبر کتابوں سے نکال کر لکھا۔ اور موقعہ مناسب مخالفوں کے اعتراضات کے جواب بھی لکھے۔ ہر پارہ کی لکھائی چھپائی صحیح و خوشخط کاغذ عمدہ سفید ہے۔ قیمت فی پارہ ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ سید محمد حسین احمدی منشی فاضل مصنف تفسیر ربانی دھاریوال ضلع گورداسپور

کیمیکل گولڈ سنہری لہریہ دار چوڑیاں ۱/۱۲

ان کو کاریگر نے اس خوبصورتی سے بنایا ہے کہ ہاتھ چوم لینے کو دل چاہتا ہے۔ پانچسو روپیہ کی چوڑیاں بنوا کر ان کے سامنے رکھ دو پھر دیکھو کون سی خوبصورت اور قیمتی معلوم ہوتی ہیں۔ تجربہ کار سا ہوکار بھی یکایک نہیں بتا سکتا کہ یہ سونے کی نہیں جہاں دکھائیے انہیں کوئی دو سو روپیہ سے کم نہیں بتا سکتا۔ کسی قسم کی چوڑیاں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ ان کو ہاتھوں میں پہنا کر ان کی بہار دیکھیے۔ گھڑی گھڑی میں ایک نئی طرز دیکھیے۔ دو چار الگ ہو جائیں تو پھول پتی معلوم ہوتی ہیں۔ اور سب الگ ہو جائیں تو لہریہ پڑ جاتا ہے۔ انکو پہنکر عورتیں عورتوں میں بیٹھیں۔ تو وہ عورتیں جو زرات سونا چاندی پہنتی ہیں۔ انہیں دیکھکر دنگ رہ جائیں گی۔ اور کہیں گی ہمیں بھی منگا دو سب کی نظر ان پر نہ پڑے تو کوئی بات نہیں۔ چمک دمک رنگ ان چوڑیوں کا مثل سونے کے چمکتا رہتا ہے۔ قیمت ایک سٹ ۱۲ چوڑیوں کا

"امرت دھارا" رجسٹرڈ

قیمت فی شیشی ... نصف شیشی ... نمونہ ...

جس قدر نام پایا ہے اسکی مکمل تعریف کے واسطے تو بڑے بھاری رسالہ کی ضرورت ہے جیب میں ان ہزاروں خطوں پر نگاہ مارتا ہوں جو اکثر اصحاب امرت دھارا کی کامیابیوں اور کرشموں کے متعلق لکھتے رہتے ہیں تو میں خوش ہوا کرتا ہوں کہ خدا نے ایسی نعمت مجھ کو عطا فرمائی

امرت دھارا ان تمام امراض کا جو عام طور پر بوڑھوں ۔ بچوں جوانوں مردوں یا عورتوں کو ہوتی رہتی ہیں حکمی علاج ہے سینکڑوں بوجھ دار بکس اس چھوٹی سی شیشی کے سامنے ہیچ ہیں ۔ وہ لوگ جو گھروں میں یا سفر میں ادویات کے بکس رکھا کرتے تھے اور یہ چھوٹی سی شیشی جیب کے ایک کونے میں رکھتے ہیں اور وقت بیوقت جو کام یہ دیتی ہے وہ وہی لوگ جانتے ہیں +

امرت دھارا جس گھر میں موجود ہے ایک حکیم حاذق موجود ہے کوئی بھی بیماری ہو اس کو دیدو اور کرشمہ دیکھو +

امرت دھارا جس جیب میں موجود ہے امراض کے خطرے سے محفوظ ہے

امرت دھارا کو جس نے یار بنایا امراض کو دور بھگایا جو اس کو ہمیشہ پاس رکھتا ہے خود کو اور لواحقین کو اور پڑوسیوں کو دکھ سے بچاتا ہے +

امرت دھارا ان تمام امراض کو جو اچانک آدمی کو آدباتی ہیں اچانک ہی دور کرتی ہے مثلاً ہر قسم کے سر سے لیکر پاؤں تک کے درد اندرونی و بیرونی ۔ ہیضہ طاعون ۔ زکام ۔ رینیات ۔ سانپ ۔ بچھو وغیرہ کا ڈنگ ۔ کسی بھی تیزاب یا آگ یا زہر کا لگ جانا ۔ زہر کھائے جانا ۔ قے ۔ چوٹ زخم وغیرہ وغیرہ +

امرت دھارا میں ہر مرض کو دور کرنے کی ایک خاص صفت ہے کوئی بھی سخت سے سخت بیماری ہو اسکو دیدو اول تو بیماری دور ہو گی ورنہ رُک تو ضرور جاویگی

امرت دھارا تقریباً کل امراض کو مفید ہے اور طرفہ یہ کہ فوراً اثر ظاہر ہوتا ہے مزا تو اس وقت آتا ہے جبکہ متضاد امراض پر مثلاً قبض دست کو یکساں فائدہ دکھاتی ہے

امرت دھارا بڑی بھاری ڈس انفکٹنٹ یعنی دافع جرم امراض ہے طاعون کیواسطے بہت مفید ثابت ہوئی ہے اس کا ہم آئندہ علیحدہ بیان کرینگے +

امرت دھارا سچ مچ آب حیات ہے دُنیا میں ایسی دوائی آجتک ایجاد نہیں ہوئی ہے یہ خداداد نعمت ہے وید کی ادویات کا کرشمہ ہے سچا دوست در رفیق دعمگسار یہی ہے خوراک اس کی ۲ ۔ ۳ بوند ہے مگر طرفہ یہ ہے کہ اگر غلطی سے ۱۰ ۔ ۲۰ بوند بھی کھائی جاویں تو کوئی نقصان نہیں ہے کسی بھی بیماری میں کسی بھی وقت کسی بھی عمر میں دیجاوے خدا کے فضل سے فائدہ کریگی +

امرت دھارا سینکڑوں ہزاروں کے خرچ کو بچاتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ جو ایکبار منگواتا ہے ہمیشہ منگواتا ہے اکثر احباب سو پچاس شیشی سے کم آرڈر ہی نہیں بھیجتے ہیں **ایک لاکھ شیشی** سالانہ کی فروخت کیا کسی اور ہندوستانی کی ایک دوائی کی ہوگی +

KHILAFAT LIBRARY

نام امراض جنمیں امرت دھارا مفید ہے

ہر قسم کی درد سر ۔ کھانسی ۔ دمہ ۔ ذات الجنب ۔ نمونیا ۔ پیٹ درد ۔ نزلہ ۔ زکام ۔ ہیضہ ۔ بدہضمی ۔ اپھارا ۔ درد دانت ۔ قولنج ۔ اسہال ۔ پیچش ۔ قراقر معدہ وغیرہ کل امراض معدہ ۔ قے ۔ مرگی ۔ درد دانت ۔ دانتوں کو پانی لگنا ۔ خون یا ناسور دندان وغیرہ کل امراض دانت ۔ درد کان ۔ زخم کان ۔ کرم درم گوش ۔ بہرہ پن وغیرہ کل امراض کان ۔ بواسیر ناک ۔ چھینک ۔ بدبو ۔ نکسیر وغیرہ کل امراض ناک ۔ درد چشم دھند ۔ جالا وغیرہ امراض آنکھ ۔ پھوڑا پھنسی ہر قسم کا زخم ۔ ران کا لاسنا ۔ داد ۔ چنبل ۔ بھڑ مکھی کھٹمل ۔ بچھو سانپ ۔ پاگل کتا ۔ جوہا وغیرہ کا ڈنگ ۔ بخار ہر قسم ۔ سوزاک ۔ آتشک ۔ گلٹیاں ۔ سر درد ۔ درد مفاصل ۔ ورم ۔ تمام درد اندرونی و بیرونی ۔ چوٹ ۔ بواسیر ۔ کمزوری دماغ ۔ خفقان ۔ سل ۔ تپ دق ۔ بیہوشی ۔ امراض دل ۔ امراض جگر ۔ پانیگولہ ۔ کثرت حیض ۔ احتباس حیض ۔ خنازیر ۔ امراض بچگان ۔ نکسیر ۔ سوج زبان ۔ منہ کا پکنا ۔ سوج لب ۔ درد داڑھ ۔ گلے پڑنا ۔ آواز بیٹھنا ۔ ہچکی یا اوپر سے خون جانا ۔ سوج ۔ پھوڑہ پستان ۔ ورم طحال وغیرہ امراض تلی ۔ خروج مقعد ۔ بھگندر ۔ درد گردہ ۔ درد مثانہ ۔ رحم کا پھولنا وغیرہ امراض زنانہ ۔ رنگیں یا وٹ بیٹھنا ۔ کا پھولنا ۔ پتی ۔ خارش خشک و تر ۔ چھپاکی ۔ کثرت پسینہ ۔ آگ ۔ تیزاب وغیرہ سے جلنا وغیرہ وغیرہ !!

احتیاط امرت دھارا کا اس قدر نام دیکھ کر بہت سے اشتہار بازوں کے منہ میں پانی بھر آیا اور وہ مختلف نام رکھ کر اپنی ادھار کی ادویات مشتہر کر رہے ہیں سچ جان لیں کہ امرت دھارا میری ایجاد ہے اس کے مکمل اجزا و ترکیب سوا کوئی نہیں جانتا ہے میرے پاس بیشمار خطوط موجود ہیں کہ ایسے اشتہار بازوں سے دوائی منگوا کر لوگوں نے نقصان اٹھایا اسواسطے دھوکہ سے بچیں اور کبھی کوئی دوائی اس قسم کی سوائے **امرت دھارا** کے نہ خریدیں !

المشتہر مینیجر امرت دھارا ادارہ امرت دھارا نمبر ۲۰ لاہور ۔ امرت دھارا بھیجنے کی غرض سے ... خط و کتابت و تار کیلئے پتہ : امرت دھارا ۔ لاہور